ما شاء الله لا قوة الا بالله
عنایت بے غایت ایزد منان و رحمت بے نہایت یزدان سے
آفاق میرزا عبد الرزاق کے اہتمام سے
مطبع انصاری میں چھپا
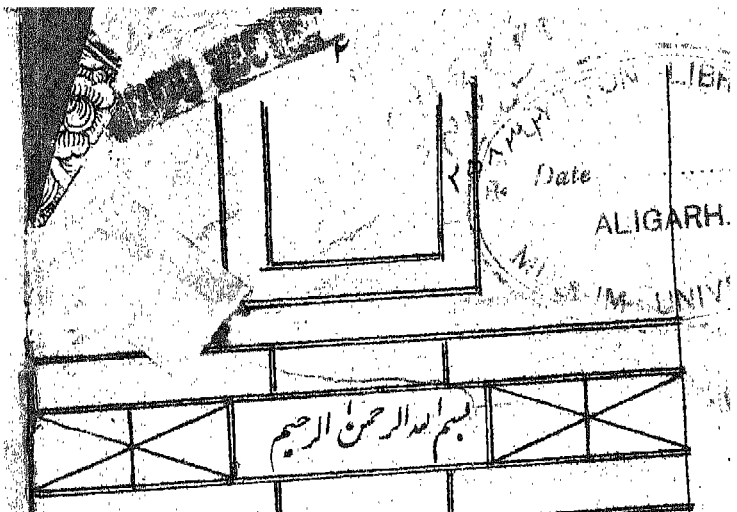
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفے آشفتہ بیان حبیب الدین احمد سوزان ابن حکیم
معین الدین انصاری غفر اللہ لباری باشندہ سہارنپور عرض کرتا ہے کہ اس دار البلا
مین جسکو دنیا کہتے ہین جو کچھ مجھپر گذرا یا جو کچھ مینے دیکھا نہ ناطقہ اوسکے بیانکی طاقت و تاب
رکہتا ہے نہ دل فکر کا تحمل ہو سکتا ہے ع حدیث خویش اگر گویم آغاز درد ہم چند نکتہ یون آمدن یا
مجملا یہ کہ بچپن سے سودائے حسن پرستی سر مین اور ذوق سخن دل مضطر مین تہا کبہی تلاش حسن
مین آزادانہ عمر کہوتا کبہی شعر پڑہ پڑہ ناہموار ادا نہ روتا۔ رفتہ رفتہ عشق خیالی سے خیال شاعری
پیدا ہوا لیکن وقت فرصت بہ تقاضائے زمانہ مفقود تہا۔ بہرحال کبہی کبہی کچہہ لکہہ لیا کرتا اور
ادہر ادہر مکان کے طاق نسیان مین رکہہ دیا کرتا۔ اسی طرح عرصہ گذر گیا جب بہی مرحلے زندگانی
فانی طے کئے روح نقصان قوت شہوانی مین شروع واقع ہوئی کہتی وہ اٹسیہ کہبی ہے آپ غالب آئی
ایک عمر اسی کشاکش مین جان ہی اس عرصہ مین تسکین خاطر خاطر کے لئے ہرچند اگلے لوگون
کی باتین جنکو متقدمین کی کتابین کہتے ہین دیکہین اور علم توحید و درد عشق کی طلب مین

دانشوران صاحب فن و مقام سے جنکو علماء عظام و صوفیہ کرام کہتے ہین بلا لیکن خاطر
پریشان کا حال جمعیت سے بدلا۔ بحرف اشتباہ غلط ہم کسنے نگفت + ہر چند خواب خوش
پھر افسانۂ سو ختم۔ آخر جب دیکھا کہ تدبیر کا ہاتھ دامن تقدیر تک نہیں پہنچا۔ تصحیح نسخہ وجود سے
کچھ جمع زائل و کتب فضائل سے عبارت سے دل بہلانے لگا لیکن یہ امر نفس امّارہ پر گران گزرا
روا دینے اسکو سب کا مونس و شوار تر پایا۔ پھر تو مضطر سخت گھبرایا۔ کیونکہ کوچ کا زمانہ قریب
آگیا اور سامان سفر مہیا نہ تھا ۔ مرا این عمل لغزش دیکردار + فگندہ اندر بہائی (?)
بیچارہ گونہ زین بادیہ تا کاروانم + مگر کس ساند استخوانم + بارے دل بہلانے
اور وقت ملانے کے سبب سوا اسکے نہ سوچا کہ ان اشعار کو جنکا کچھ یاد (?)
ایکے دیوان مختصر مرتب کر دون ناچار پھر ا پریشانی و سرگردانی جسقدر اشعار
بعد محو و اثبات انکو جمع کیا۔ سخنوران کامل و ہنروران صاحب دل سے امید ہے کہ
خطا کو دامان عطا مین چھپائین اور حرف گیری سے باز آئین۔ امید سب باقی ہو (?)

شعر

این نامہ کاندران ہمہ اشعار تر بود	پیداست گر نوشتہ باب گہر بود
پیوستہ دل ز درگہ حق سال ختم آن	گفتہ مردمان کہ قبول نظر بود

أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم
وأتوب إليه

تمت
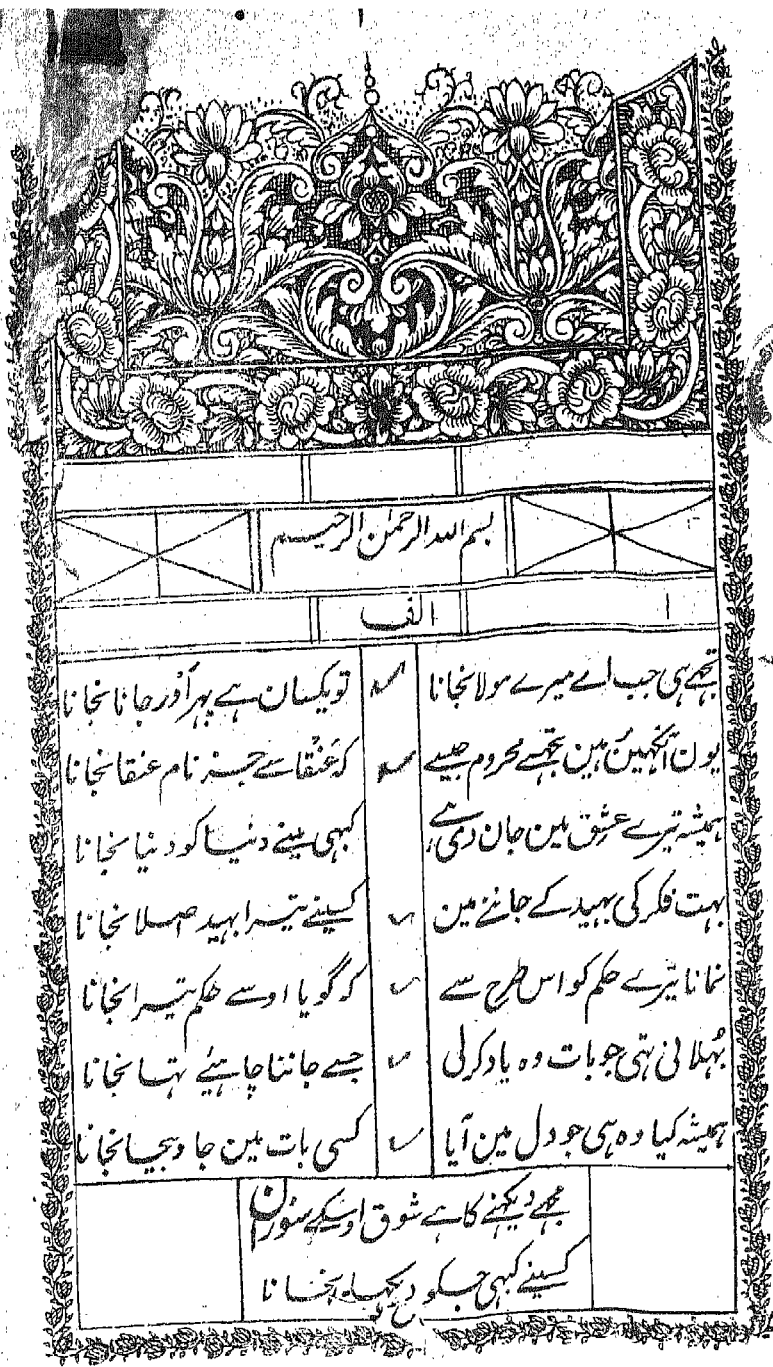
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف

تجھے ہی جب اے میرے مولا نجانا	تو یکسان ہے پھر اَور جانا نجانا
یوں انکھیں ہیں تجھسے محروم جیسے	کہ عنقا سے جسنے نام عنقا نجانا
ہمیشہ تیرے عشق مین جان دی ہے	کبھی جینے دنیا کو دنیا نجانا
بہت فکر کی بھید کے جاننے مین	کسینے تیرا بھید اصلا نجانا
سنا نا تیرے حکم کو اس طرح سے	کہ گویا اوسے حکم تیرا نجانا
بھلا دی ہی جو بات وہ یاد کرلی	جسے جاننا چاہیئے تھا نجانا
ہمیشہ کیا وہ ہی جو دل مین آیا	کسی بات مین جا و بیجا نجانا

تجھے دیکھنے کا ہے شوق اوسکے سوا ن
کسینے کبھی جسکو دیکھا نجانا

۴

کیا دن تہے وہ کہ رنج و غم دلستان نہتا
دریائے اشک آنکہہ سے ہر دم روان نہتا

ہر وقت نزع کی سی یہ حالت نہ ہتی ہتی
دلمین یہ درد لیتی یہہ شور و فغان نہتا

جسطور مردہ جان کے اب نوحہ کرتے ہین
آگے سرہانے پر کوئی یون نوحہ خوان نہتا

گو ذوق وصل مین حرکت دلکو ہتی ہتی
پر مرغ نیمجان کی طرح سے تپان نہتا

ہم اور وہ ایک تہے کہ سنتے قصہ مختصر
یہ تفرقہ یہہ حرف دوئی درمیان نہتا

طرفہ یہ ہے کہ رہتے تہے ہم جس مکان مین
وہ تہا تو اک مکان و لیکن مکان نہتا

وہان تحت و فوق و حال شب و روز اور تہا
یہ مہر و ماہ یہ زمی و آسمان نہتا

ہان اوس مکان کے در و دیوار ہین کہین
چہجہ نہتا ستون نہتا سائبان نہتا

کچہ طرفہ فرش اور او سپہ نئی قطع کی ہے چہت
ہر چند فرش و سقف کا نام و نشان نہتا

بچہا ہوا وہ ہر جگہہ اک فرش پرنیان
پہر بہی وہ فرش پارچہ پرنیان نہتا

وہ اوسکے گرد غیرت باغ بہشت باغ
جسمین کہ نام کو بہی گذار خزان نہتا

جاری وہ اوسمین چشمہ شیرین و تابناک
گویا کہ شہد و شیر تہا آب روان نہتا

وہ اوسمین رنگ رنگ کے پہل پہول مرطرف
گویا کہ باغ خلد ہی تہا گلستان نہتا

کیا اون پہلون کی کیجیے لذات کا بیان
اک پہل نہتا کہ کام دہ کام جان نہتا

کیا رنگ و بو ہے ہر گل تر کا بیان کرون
اک گل نہتا کہ غیرت صد بوستان نہتا

صدہا غلام سیکڑون لونڈی ملک جمال
عالم مین جنکی مثل کوئی انس و جان نہتا

پہرتی ہے ہر جا کہ اون اشکال پاک مین
کوئی بجز ملائک و روحانیان نہتا

طرفہ یہ ہے کہ با ہمہ حسن و جمال و ناز
کوئی نہ تھا کہ تابع فرمان وہان نہ تھا

اک دن وہان سے آئی اک آواز دلفریب
ناقوس کی صدا تھی نہ شور اذان تھا

سنتے ہی اوسکے اور ہی کچھ حال ہو گیا
مستی بیخودی تھی نہ خواب گران تھا

باری شراب عشوہ دلبر کے نشہ مین
بیہوش ایسے تھے کہ ہمین ہوش جان نہ تھا

آخر اوسی نشہ مین کہ اب ہی خیال و خواب
کی اوسنے ایک چال کہ جسکا گمان نہ تھا

اتنے مین ہوشیار ہوئے ہم نظر جو کی
وہ ہم نہ تھے وہ جای نہ تھی وہ جہان نہ تھا

سوز ان خدا ہی جانے کیا اوس سمے کو کیا ہوا
ایسا تو حال زار پہ نامہربان نہ تھا

۳

کیا دن تھے وہ کہ شوق سخن مہوشان نہ تھا
گلستان کیطرح چاک گریبان جان نہ تھا

دلکو نہ تھا خیال کسی بحر حسن کا
سیلاب اشک آنکھ سے ہر دم روان نہ تھا

از خویش رفتہ رہتے تھے ذوق بہار مین
ہرگز خیال آمد فصل خزان نہ تھا

القصہ مثل تاجر نا آزمودہ کار
سودائے سود مین تھے خیال زیان نہ تھا

ہر شب شب برات تھی ہر روز روز عید
دنیا مین کوئی ہم سے سوا شادمان نہ تھا

دل آگیا کہ رنگ زمانہ بدل گیا
دم بھر مین وہ زمین نہ تھی وہ آسمان نہ تھا

قطعہ

ہر شئی مین سو جہان نظر آتی تھی خواب سا
جاگے تو ایک چیز کا نام و نشان نہ تھا

یعنی کہ خواب نیست مین تھا سب جہان خیال
مر کر کھلی جو آنکھ تو کچھ رازہا نہ تھا

قطعہ

جس وقت جا پہنچتے اور کرتے تھے تلاش — گویا کہیں جہان میں وہ جانِ جہان نہ تھا

جاتا جب اسکو ڈہونڈنے تو کیا دیر کیا حرم — کوئی جگہ جہاں نہیں تھی وہ جہان نہ تھا

اس سکدے میں ہوش سنبھالا ہے آن کر — مجھکو خبر نہیں کہ کہاں تھا کہاں نہ تھا

پہنچے جو شوق دید جتایا تو یہ کہا

سوزان ہمارے در پہ کوئی پاسبان نہ تھا

۴

وہ کفر رہ گیا نہ وہ اسلام رہ گیا — دنیا میں مذہبوں کا بس اک نام رہ گیا

نے میکدہ رہا ہے نہ ساقی نہ جام مے — غم کے لئے یہ رند سے آشام رہ گیا

نے دل رہا نہ شوق گل و سرو یاسمن — اک اشتیاق سرو گل اندام رہ گیا

قسمت تو دیکھنا کہ گرا تھک کے رہ میں جب — جب دس قدم پہ کوئی دلارام رہ گیا

اس دامگاہ میں ہوں وہ صیاد نامراد — جسکا کہ صید بھاگ گیا دام رہ گیا

جتنے تھے رند بادۂ گلفام سب کو دی — میں کم نصیب ساقیٔ گلفام رہ گیا

سب میرے ہمرہوں نے کیا کوچ اور میں — کرتا ہوا سفر کا سر انجام رہ گیا

غالب سے کام تھا سو وہ سوزان گزر گئے

دہلی میں اب جناب کا کیا کام رہ گیا

۵

گر نہ وہ جانِ جہان ساقیٔ محفل ہوتا — جام بادہ قدح زہر ہلاہل ہوتا

میری تقدیر نہ تھی ایسی کہ مارا جاتا — آرزو یہ تھی کہ اس تیغ سے گھایل ہوتا

تہا مناسب میری نزدیک سنگین دل
چاہِ زمزم چہ عجب ہے ہوئیں کعبہ مین
کہ تری سینہ مین پتہر عوض دل ہوتا
سنگ اسود تہا اگر ہو نہین کوئی تل ہوتا

تجہسے خود آکے ملاقات وہ کرتے سوزاں
تو اگر اونکے ملاقات کے قابل ہوتا

جبدن سے عشق زلف سیہ فام ہو گیا
روز خوشی سیہ صفت شام ہو گیا
اے میفروش اپنی غلامی مین کہہ مجہے
جو تہا سو وہ تو صرف می و جام ہو گیا
گلفام وہ تو تہا ہی پہ مین رند مست بہی
گلفام دولت مے گلفام ہو گیا
تیری نگاہ مست اثر دلمین کر گئی
ساقی یہ جام لے کہ مرا کام ہو گیا
کل کر رہے تہے مدح و ثنا میری برملا
ایلو مین آج قابل دشنام ہو گیا
جب وحشت ادہی کعبہ مین تو با وجود ضبط
سو جا سے چاک جامۂ احرام ہو گیا
جبتک کہ جہا مین رہا مبتلائے رنج
اے کنج قبر اب مجہے آرام ہو گیا
رکہتا ہے حکم دیر ہمارے لیئے حرم
اب کفر اپنے واسطے اسلام ہو گیا

جاتا تہا میکدے کی طرف مغبچہ کے ساتہہ
سوزاں تو ایک ندے آشام ہو گیا

زہر غم عشق اثر کر گیا
ہائے میری جان چلی مر گیا
کاش نہ ملتا مجہے وہ دلستان
ہاتہ سے کیسا دل مضطر گیا
حرمت معشوق ہے عاشق پہ فرض
سر کے بل اوس شوخ کے مین گہر گیا

کوچہ قاتل میں گئے تو بھی
پانو کے رکھتے ہی مگر سر گیا

گریہ بہت شرفعہ پہ دل جاچکا
ہان مگر سطور تو کمتر گیا

تن میں جگہ زخم سے باقی نہیں
کیا کروں اک زخم اگر بھر گیا

رہ میں کہیں ڈال ہی خط تو نے
ڈر رہے ہیں جیسے کبوتر گیا

زندہ ہوں کیسے گیا گر کبھی
ساتھ میرے شیشہ و ساغر گیا

خانہ کعبہ تو مشایخ گئے
میکدے میں مرد قلندر گیا

(۷)

شہر میں سوزان جو کوئی شخص تھا
آج کسی شخص پہ وہ مر گیا

۸

نیرنگ وہم ہے یہ چمن روزگار کا
کیا اعتبار اسکے خزاں و بہار کا

مضراب میرے تار نفس کی بنائیے
بندہ نواز شوق اگر ہے ستار کا

کچھ اور ہی سما گئی تھی بو دماغ میں
تھا جن دنوں خیال کسی گلعذار کا

ہاں مژدہ اشتیاق اسیری کہ اندنوں
اوس نوجوان کو شوق ہوا ہے شکار کا

انشاء ہی راز عشق کہاں اور میں کہاں
یارب برا ہو گریہ بے اختیار کا

نرگس اوگے گی خاک سے تار دو تیغ
ہوں میں شہید نرگس فتان یار کا

میں مست اور شغل جہاں شرب بادہ
ای چرخ کام تھا یہ کسی ہوشیار کا

پیکر شراب کہتے ہیں ہر وقت دلکو خوش
کسکو دل و دماغ غم روزگار کا

ہم بھی ہیں مطریقہ حضرات نقشبند
دل میں خیال رکھتے ہیں وہ یگار کا

سوزان سفر مین کیون ہون سرگرم گریہ ہم
صدمہ ہے دل پہ فرقت یار و دیار کا

ہمدم فسانہ موقوف اب مار راہزن کا | ۶ | آتا ہی یاد عالم اک زلف پرشکن کا
اہل سخن کہی کیا احوال اوس دہن کا | | جسمین کہ تنگ ہے ہی خود قافیہ سخن کا
ہاتہ اوس سے ہم ملا کر جیسے ہوئی ہین خصت | | ہر پا تو ہوگیا ہے گو یا ہزار من کا
خلوت سے بیحجاب آے رشک مہر و مہ تا | | ہنگامہ ہوئی سارا برہم اس انجمن کا
ہر نوک خار تھین مانند مو ہو یارب | | ایذا ندے کسیکو کانٹا میرے چمن کا
جاتے ہین زیر قصر نیلی رواق سے ہم | | رہتا ہے خوف ہر دم اس گنبد کہن کا
اے عندلیب شیدا باتین کرینگے آجا | | تجھکو ہے عشق گلکا مجھکو ہی گلبدن کا
آزاد ہون خیال ایصال زر سے جیسے کیا | | بس ہی تصور وصل اوس سیمتن کا
رنج سفر مین ہوتا ہے اور رنج دل کو | | ہم حال ہی نہ پوچھو مجھسے سرے وطن کا

سوان کیا ہی تجھکو قتل اک نظر مین جسنے
مین بہی ہون یار بیمار اوس چشم سحر فن کا

شب کوکب بخت اوج سعادت سے قرین تہا | ۱۱ | مین تہا شب مہتاب تہی وہ ماہ جبین تہا
تا پردہ گوش آگئی سننے کے لیے روح | | اوس شوخ کی آواز نہی سحر مبین تہا
ای پیک سبک سیر چلا تو ہی لیکن | | اسطور شتاب آیو گو یا کہ یہین تہا
افسوس کہ دل خوش نہوا ملکے کسی سے | | ماتمکدہ دہر مین جو تہا سو حزین تہا

رہتے ہین ہُلے محفل او باس ہین اکثر
کہتے ہین کہ سوزان ہی خرابات نشین تہا

	۱۱	
نے خارِ کفِ پا ہون نہ گل ہون کسی سر کا		ہین گلشن دنیا ہین ادہر کا نہ ادہر کا
تو چہوڑ دے صیاد مجہے قید قفس سے		لے صبر نہ مجہہ طائر بے باز دپر کا
دہقان نے مجہے کسلئے بویا ہے چمن ہین		جون سرو ہی ہین تو نہ گل کا نہ ثمر کا
ضائع نکر اوقات عبث کسبِ ہنر ہین		دشمن ہے فلک قسمتِ اربابِ ہنر کا

کہتے ہین کہ سوزان نے کسی شخص نے دی جان
ہے ہے وہ مذاقِ سخن اوس اہلِ نظر کا

	۱۲	
کر بیان رو و قد دلبر کا		چہیڑ قصہ گل و صنوبر کا
کیجئے کیونکہ ترک عشق بتان		لائیے دل کہان سے پتہر کا
ڈر ہے ان کو دکان پر فن سے		یہ کبوتر بناتے ہین پر کا
چادرِ ماہتاب کا ہو کفن		کشتہ ہون ایک ماہ پیکر کا
مجہہ سا عالی دماغ یون محتاج		ہو برا چرخ سفلہ پرور کا
سفر اپنا مقام حیرت ہے		نہ نشان راہ کا نہ رہبر کا

فقر ہین شوق وصل سیم تنان
شاہ سوزان یہ کام ہے زر کا

	۱۳	
ہو گیا شہرہ خدائی ہین سخندانی کا		مدح گر جیسے ہوا اک بت لاثانی کا

بات کرتا ہوں تو جھڑتی ہیں مرے منہ سے پھول
شغل گویا کہ ہے اب مجھکو گل افشانی کا

نامۂ شوق مرا اوس نے کیا ہے واپس
آگیا پیش نوشتہ مری پیشانی کا

غیرتِ آئینہ ہر صفحۂ کاغذ ہوجائے
اگر افسانہ لکھوں اپنی میں حیرانی کا

یادِ معشوق میں آجاتی ہیں لب پر اشعار
ورنہ سوزاں ہے کسی شوق غزلخوانی کا

۱۴

حاشا کہ مجھہ کو خوف ہو روزِ حساب کا
یا خواہش ثواب ہو یا ڈر عذاب کا

معنے سے جسکے رازِ دو عالم ہو منکشف
وہ لفظ ہو معین قدرتِ حق کی کتاب کا

کیونکر نظر نہ آئے وہی نور ہر طرف
ہر ذرہ میں ظہور ہے اوس آفتاب کا

گردش میں آسمان تزلزل میں ہے زمین
ادنی سا یہ اثر ہے میری اضطراب کا

کرتے رہے سوال نکیرین گور میں
لیکن یہاں دماغ کسے تہا جواب کا

سوزاں نہیں ترحم ابرو یہ چشم مست
رکھا ہوا ہے طاق میں ساغر شراب کا

۱۵

دم ہے سینہ میں دشنۂ قاتل کا
نالۂ دل ہے نالۂ بسمل کا

عشق وہ موج خیز دریا ہے
کہ پتا ہی نہیں ہے ساحل کا

کیسی خانہ خرابی اسنے کی
ہائے خانہ خراب اس دل کا

مار ڈالا تری جدائی نے
سنگدل نام ہو گیا سل کا

دل پر سوز و رو کے جان افروز
کشتہ ہوں (وضع) شمع محفل کا

کشتہ ہوں وضعِ شمعِ محفل کا

جلتے ہیں جب آتش دیوانے
عشق ہے اوس کسی شمایل کا

اوس پریوش سے اڑکے جا ملتے
یہ تقاضا ہے شوق عاجل کا

عین راحت مین رنج کیا بارے
حیرت افزا ہے گریہ واصل کا

سہل ہے ترک ہر گناہ مگر
چارہ کیا میل طبع مائل کا

آگے سروروان کے لئے قمری
ذکر کیا سرو پای در گل کا

تم ہو پابند عقل سوزان اور
چرخ دشمن ہے بخت عاقل کا

۱۶

نہ خار ہے نہ گل تر نہ باغبان اپنا
اب اس چمن سے اوٹھاتے ہین آشیان اپنا

نہ جانے پاتے تھے جس شخص کے کبھی در تک
خدا کی شان ہوا ہے وہ میہمان اپنا

تلاش کرتے ہوئے ہو گئے پچاس برس
بغل مین اپنے ہے حالانکہ دلستان اپنا

یہ ناتوان ہین کہ عنقا کی طرح دیکھے گر
سوائے نام جہان مین نہین نشان اپنا

کہا جو مینے کہ وصف کمر مین شعر پڑھون
بگڑ کے کہنے لگے کام کر میان اپنا

غم زمانہ سے بوڑھے ہوگئے تو ہونے دو
کہ دل تو فضل الٰہی سے ہے جوان اپنا

جگر ہو جان ہو دل ہو کوئی ہو قصہ
یہ کہنے کے لئے سب اپنے ہین کہان اپنا

کہین تو کس سے کہین آہ درد دل سوزان
نہ کوئی ہمسخن اپنا نہ ہمزبان اپنا

۱۷

مین کہان پر نگہ یار سے ٹل جاؤنگا
شمع سوزان کی طرح سے یہین جل جاؤنگا

ہو سو ہو کر نیکو وہان رو بدل جاؤنگا | آج میں مستعد جنگ و جدل جاؤنگا

لطف اوسکا یہی کہتا ہے کہ جلوے کی طرح | لحظہ کے لحظہ میں میں آنکھہ بدل جاؤنگا

قاصد اشک کے دل سات ہوا یہہ کہکر | کوئی کاغذ ہون کہ میں پانیمین گل جاؤنگا

گرم ہوتا اگر مجھپہ تو ہولے دو اوسے | موم تو کچھہ نہیں ہون نہیں کہ پگھل جاؤنگا

سنکے در پر میرے آنیکی خبر کہنے لگا | گر وہ آئیگا تو میں گھر سے نکل جاؤنگا

پانو رکھنے کا نہیں کوئی بھی لاکھہ کہے | در پہ اوس شوخ کے میں سر ہی کے بل جاؤنگا

راہ میں مجھکو پڑا دیکھکے کہہ جاتا ہے | سر اگر تو نے اوٹھایا تو کچل جاؤنگا

دیکھنا تو دہ باروت ہون اے آتش خو | اسقدر تیز ہو مجھپہ کہ جل جاؤنگا

یہی کیفیت اگر شوق شہادت کی ہی | بیخودانہ تہ شمشیر اجل جاؤنگا

حسن صورت پہ ہیں حوران بہشتی مغرور | اوسکی تصویر لیے زیر بغل جاؤنگا

کوئی سمجھا نہ میری طرز بیان کو شوان
مرقد میر پہ لیکے غزل جاؤنگا

۱۸

شیطان نے کہا کہ وہ بھی اک زمانہ تھا | اک ہم ہی ہم تھے اور کوئی دوسرا نہ تھا

سب طائران سدرہ میں تھا خوش بیان | عرش خدائے عز و جل آشیانہ تھا

دس میں تیس سال نہیں ساتہ لاکھہ سال | میرا سر نیاز تھا وہ آستانہ تھا

سر میں دوام وصل کا سودا بہرا ہوا | لب پر نشاط و عیش و خوشی کا ترانہ تھا

آدم بنا تھا خاک سے میں نور پاک سے | مجھہ میں اور اوسمیں فرق ہم بکرانہ تھا

سمجھا میں اپنے آپکو یکتائے روزگار
حالانکہ وہ خلیفۂ حق خود یگانہ تھا

تھا لوح میں کہ راندۂ درگاہ ہوئیگا
مجھکو خیال اپنے پہ اسبات کا نہ تھا

جب وقت آگیا جو ارادہ تھا سو کیا
سجدہ نکرنا اپنا بظاہر بہانہ تھا

بس یا تو تھا نشان کیطرح سرفراز میں
یا دم کے دم میں تیر بلا کا نشانہ تھا

پی جاتے ہیں اب آنکھ میں بھر کے اشک غم
مقسوم میں ہمارے یہی آب و دانہ تھا

القصہ جو کچھ آنکھ سے دیکھا سو خواب تھا
کانون سے جو کچھ اپنے سنا تھا فسانہ تھا

سجدہ نکرنے پر جو ہوئے بعض معترض
یہ اعتراض بے سر و پا جا بجا نہ تھا

مین چاہوں اوسکو اور وہ چاہے رقیب کو
جب عشق تھا تو رشک سے میرے دل میں کیا نہ تھا

طاعت پہ اعتماد عداوت سے انتہا
سوزاں یہ حرف موعظت اوب ستانہ تھا

۱۹

سر سے سودائے جستجو نگیا
سینے سے داغ آرزو نگیا

خم چڑھائے تھے یا بغیر ایاغ
ایک قطرہ بھی تا گلو نگیا

ہم گئے اپنے جان سے افسوس
اے غم عشق دل سے تو نگیا

کب لب یار کے تصور میں
چشم پر آب سے لہو نگیا

آہ بوڑھے بھی ہو گئے سوزاں
لیک وہ شور ہائے ہو نگیا

۲۰

پیر مغان سے لڑ کے چلا ہوں اینجا نہ آونگا
تا در کعبہ ہر ایک قدم پر سجدہ کرتا جاونگا

میخانہ ہے جہان جہان ہان جا کے خلاف پیر مغان | مجلس وعظ جاونگا میخوارونکو سمجھاونگا
جیسے غرق شراب ہمیشہ رہتا تھا میخانہ مین | کعبہ مین آب زمزم سے اب سو بار نہاونگا
بہت ہا سر ہائی خم پہ آئندہ انشاء اللہ | خانہ کعبہ مین جاکر ہرگز سجدے سے سر اوٹھاونگا
کیسا جام شراب لعل اور کیسے کباب گرما گرم | خون دل غدیدہ ہونگا لخت جگر مین کھاونگا

رند عالم سوز ہون سوزان جس دن آیا خیال مجھے
دیر و کنشت و کلیسا گرجا سب کو آگ لگاونگا

۲۱

دیکھئے جور و جفا ہوئی ادہر سے کیا کیا | اور مدارات و وفا ہوئی ادہر سے کیا کیا
ہان کہنا نہین کہتا ہون کہ ہمسائی پر | رات باتین مجھے ہین ایک ستمگر سے کیا کیا
شہوتی پر نہ ہولی کشت تمنا سرسبز | بادل اوٹھ کے میری آنکھ سے برسے کیا کیا
دیکھتے دیکھتے ان آنکھون کے آگے سے ہے | غائب انسان ہوئے اپنی نظر سے کیا کیا
تیر تلوار کمان نیزہ تپنچہ خنجر | لائے قاتل کے لئے تجھے سفر سے کیا کیا
نیم بسمل مجھے جب کر کے چلا تو ہنسنے | کی ہے فریاد لب زخم جگر سے کیا کیا
رکھتے ہی شوق ہنر کیا نہین سوزان معلوم | کر کیا چرخ نے ارباب ہنر سے کیا کیا

۲۲

جور چرخ پیر سے روتا ہے کیا | غافل اس بیچارہ سے ہوتا ہے کیا
صبحدم ہے قافلہ تیار ہے | کھول آنکھین بیخبر سوتا ہے کیا
سیلگاہ نامرادی ہے یہ دل | اس مین تخم آرزو بوتا ہے کیا
دہو سکے تو اپنے دلکا داغ دہو | شیخ منہ کو ہر گھڑی دہوتا ہے کیا

حاصل عمر دو روزہ ہے یہہ دم
اسکو سوزان رائیگان کہوتا ہے کیا

	۲۳	
وصف تنگے دہان کرتا ہے کیا		سر پنہان کا بیان کرتا ہے کیا
مہ جبین کیا کیا ملائے خاک مین		کیا جبر ہے آسمان کرتا ہے کیا
خانۂ ویران دل آباد کر		قصد تعمیر مکان کرتا ہے کیا
آنکھہ سے آنسو پلک پر جا پڑا		دیکہو لڑکا شوخیان کرتا ہے کیا
کہینچکر کیون مجہکو لیجاتا نہین		جذب عشق دلستان کرتا ہے کیا
عشقبازی نام جانبازی ہے دل		عشق مین پروائے جان کرتا ہے کیا
اب کوئی دم مین گلا ہے اور چہری		ہمقفس آہ و فغان کرتا ہے کیا
جائے رہنے کے نہین ہے یہہ جہان		رہنے کا سامان یہان کرتا ہے کیا
اس سے تو اے عشق ظالم مار ڈال		مجہکو رسوائے جہان کرتا ہے کیا
ہستی اشیا نہین کچہہ غیر وہم		دل مین غافل تو گمان کرتا ہے کیا

بعد مرگ اب کام کیا ہے نام سے
قبر کا سوزان نشان کرتا ہے کیا

ولہ

	۲۴	
عاشقون پر یہہ جفا کرتا ہے کیا		دیکہہ ارے او بیوفا کرتا ہے کیا
اے فلک کر ڈال سر تن سے جدا		مجہکو دلبر سے جدا کرتا ہے کیا

زاہد اعمالِ ریائی ترک کر — حق سے خوش طبعی کیا کرتا ہی کیا
زخم پر میرے چھڑکتا ہے نمک — اور وہ دیکھ کے دوا کرتا ہی کیا
دردِ دل حق سی طلب کر بیوقوف — عیشِ دنیا کی دعا کرتا ہی کیا
دیکھ لون اوسکو دمِ آخر سے تا — ٹھہر جا بیک قضا کرتا ہی کیا

کعبے چل سوزاں خدا کے واسطے
ہند میں مردِ خدا کرتا ہی کیا

۲۵

ہوا لبریز ساقی جام میری زندگانی کا — پیاسا ہون پیالہ اشراب ارغوانی کا
یہان تنگ آرہی ہی جان عمرِ چند روزہ سے — دماغ اخضر کسکو ہے حیاتِ جاودانی کا
مجھے دونون جہان سی کچھ نہ یا رب سروکار ہووے — محبت کا مروت کا وفا کا مہربانی کا
نہ کچھ آغاز اوسکا ہے نہ کچھ انجام اوسکا — سنو تم وہ میری بیسر و پا کہانی کا
جہان کوئی جوان دیکھا وہین سر سو گیا اوسکے — بڑھاپے مین اوٹھایا لطف ہمنے نوجوانی کا
اگر لکھ بھیجتا تو کچھ یقین آتا ہے لیکن — یقین کسکو ہو اوس خط کے پیامِ زبانی کا
وہ آیا قبر تک تا ہوا ہمرہ جنازہ کے — کیا حق آج ادا اوسنے ہماری جانفشانی کا

یقین ہی مجھکو کاغذ مین وسیدم آگ لگ جائی
اگر افسانہ اے سوزاں لکھون سوزِ نہانی کا

۲۶

کیون تو نی وہان سے ایدلِ مضطر اوٹھا لیا — بیٹھے بٹھائے کو مجھے کافر اوٹھا لیا
شوقِ اسیری آہ میرے دلمین رہ گیا — صیاد تو نے دام ستمگر اوٹھا لیا

میں رند کم نصیب گیا بزم میں لیک
ساقی نے جبکہ شیشہ و ساغر اوٹھالیا

دیکھا جو مجھکو شوق شہادت میں بیقرار
کافر نے رکھکے حلق پہ خنجر اوٹھالیا

جسوقت دل میں زور کیا درد عشق نے
فرہاد نے پہاڑ کو سر پر اوٹھالیا

سنکر کہ تیر اوسکے گلے میں جو کچھ ملا
بیٹے تبرک اوسکو سمجھکر اوٹھالیا

یکسان ہے سجدے کے لیئے کیا کعبہ کیا کنشت
جب آستان یار سے سر اوٹھالیا

گاڑ زمین ہو سامنے جسوقت سر جھکا
جا پہنچے عرش پہ جو سر اوپر اوٹھالیا

اس نازکی پہ حضرت انسان یہ آپنے
دونو جہان کے بوجھ کو کیونکر اوٹھالیا

سون ہے اشتیاق مجھے اوس جہان کا
بیٹے دل اس جہان سے یکسر اوٹھالیا

۲۷

زلف سنبل کیا چمن میں دیکھ آئے غنچہ لب
جان پر اپنے بلا تحفہ تازہ لائے غنچہ لب

یہ گل خندان تیری آگے ہیچ پیچ بولیے
کس نے انداز فغان تو نے اوڑا لئے غنچہ لب

قیمت یوسف کوئی پوچھے لب یعقوب سے
جانتا ہے کون قدر گل سوائے غنچہ لب

اوس گل بیخار کا آیا ذکر جیتے جی اپنے لبہا
مجھکو کہتے ہیں تیرے دل میں جو کچھ آئے غنچہ لب

تو گلستان میں جو سرگرم حکایت ہو کبھی
درس عشق بلبل سے گل بھول جائے غنچہ لب

آنکھ پوچھا اپنے کو بہلا اپنے جا اوڑ جائیں کبھی
یاد گل میں لب بہتا آنسو بہائے غنچہ لب

قال اخوان الصفا ہے حال ارباب وفا
سن لب جو سے چمن میں ماجرائے غنچہ لب

لگ رہے ہیں کان ہر گل کے سر آوازہ پر
باغ میں اب کون سنتا ہے نوائے غنچہ لب

خندۂ گل کی صدا سے پیدا غنچے ہے یہان
کس کو اے سوزان دماغ نغمہائے عندلیب

	۲۸	
ہو گئی رات سب مجھے دولت بیدار نصیب		یعنے اوس بت کا ہوا خواب مین دیدار نصیب
کم نصیب ایسے ہین ہم باغ جہان مین گل کیا		کہ غنیمت ہے اگر ہو خلش خار نصیب
مین وہ بازار جہان مین ہون متاع کاسد		نہوا جسکو کبھی کوئی خریدار نصیب
زر تو کیا ہاتھ لگے حالت بیماری مین		مرتے مر جائین نہو شربت دینار نصیب
ہم ہین اور حلقۂ رندان تنگ ظرف یہان		اب کہان صحبت رندان قدح خوار نصیب
دام مین پہنسکے رہائی کیلئے کوشش کی		اور اب کیا کرین ہم مرغ گرفتار نصیب
سر قدم پر سے اوٹھاؤنگا نہ بے جان دئیے		کرے اللہ قدمبوسی دلدار نصیب
چاک سینے سے نکلنا تجھے لے دل روزی		زخم شمشیر تجھے ایسے بدن زار نصیب

پہول توڑا چمن حسن سے مینے سوزان
یعنے آج اوس کا ہوا بوسۂ رخسار نصیب

ردیف تاء فوقانی

	۲۹	
کیا ہے نورانی ہے اوس رشک قمر کی صورت		آگیا چاند مگر بنکے بشر کی صورت
علم و حکمت وہ ہے آئینۂ روشن جس مین		نظر آتی ہے ہر اک عیب و ہنر کی صورت
دیکھتے رہتے ہین دروازہ کو ہم چار پہر		رات بہر آنکھین کھلی رہتی ہین در کی صورت
دشت غربت مین ہین اور یاد وطن ہے دل مین		رہتی ہے آٹھ پہر آنکھون مین گھر کی صورت

کس کے دانتون کے تصور مین رہا ہون گریان
اشک آنکھون سے نکلتے ہین گہر کی صورت

اوسکے کوچہ مین لیا ہے مری اک دست نے گہر
نکل آئی ہے کچہ اب اپنی گزر کی صورت

اثر درد نہ پہنچے دل نازک پہ کہین
تم نہ دیکہا کرو مجہہ خستہ جگر کی صورت

وہ تو ہے طالب زر اور مین ایسا مفلس
کہ کبہی آنکہہ سے دیکہی نہین زر کی صورت

کیا مجھے نفع ان آنکہون سے کہ باوجہہ قرب
نظر آتی نہین اوس نور نظر کی صورت

ہوگیا خشک ہو فکر سے پرانے سوزان
نظر آتی نہین اک مصرع تر کی صورت

٣٠

آزاد ہون مجھکو ہے مساوات
کعبہ اور دیرا اور خرابات

اوس کوچہ مین کہے سر پہ چلونگا
پانو اور وہ جائے پاک ہیہات

اک عشق ہے سو ہوس وگرنہ
مین اور اوس شوخ سے ملاقات

بد سو ہے بد اور نیک کو نیک
یہہ جائے ہے خانۂ مکافات

شام آئی تہی وہ کہ ہوگئی صبح
معلوم نہین کدہر گئی رات

اللہ ترا کلام شیرین
گویا کہ نبات ہے ہر اک بات

مین غمزدہ اور تری خوشامد
تو اور رقیب کی مدارات

ویرانۂ دل مین اور یہ گنج
حیران ہون کہ ہے یہ کیا طلسمات

سوزان کر اب زیارت اپنی
تا چند زیارت مزارات

ردیف ثا مثلثہ

	۳۱	
آتا ہے مجہپہ لیکے وہ تیغ و تبر عبث		باندہی ہے میرے قتل پہ اوسنے کمر عبث
رکہنا ہی تہا اسیر قفس عمر بہر تو پہر		ای چرخ کیون دی تہی مجہے بال و پر عبث
بے پہونکے میرے سوز جگر رہنے کا نہین		دریا بہا رہی ہے تو ای چشم تر عبث
مفلس ہون نہین دہرا ہی میرے پاس کیا ہے اردون		تم مجہسے رکہتے ہو طمع سیم و زر عبث

سوزان مذاق شعر کسیکو یہان نہین
تم ہیجان کہاتے ہو خون جگر عبث

ردیف جیم تازی

	۳۲	
کیون ہے برنگ غنچۂ گل دل گرفتہ آج		ای نوبہار حسن ترا خوش تو ہے مزاج
نقد وفا سے کیسۂ دل ہے بہرا ہوا		پر تجہے کیا ہو جو اسکا یہان رواج
جانبر ہونگے اس مرض بد سے ایکہم		ای چارہ ساز کسلئے کرتا ہے تو علاج
ہم بادشاہ کشور سودا ہین ای فلک		زیبا ہے داغ سر پہ ہمارے بجائے تاج

سوزان کو دیکہا مست فقیرونکی طرح
کاسہ لیئے کہڑے ہتے در میکدے پہ آج

	۳۳	
لڑگیا مجہسے میرا دلدار آج		زندگانی سے ہی دل بیزار آج
ای جنون مین بہی اگر دیوانہ ہون		کوئی دنیا مین نہین ہشیار آج
مولوی تو محفل رندان مین آ		ہم بہی دیکہین جبّہ و دستار آج

سو رہا ہے بیخبر تنہا وہ شوخ
ہان مدد اے طالع بیدار آج

کاش مین ہوتا معالج یار کا
کہتے ہین اوسکو کہی بیمار آج

مین نچھوڑونگا کبھی ہو سو ہو
ورنہ پورا کیجیے اقرار آج

رونق افزا وہ گل خندان ہوا
بزم کہ ہے غیرت گلزار آج

کر رکھا ہے شہر کو گنگا کی نہر
کیا ہے قصد ای چشم دریا بار آج

دیکھتا ہون مین تو اے شوان میرا
کوئی دنیا مین نہین غمخوار آج

۲۴

رہنے لگا ہے رنج و غم یار بیطرح
دل کو لگا ہے آہ یہ آزار بیطرح

عاشق میری طرح تو نہین ہو گیا کہین
تم عاشقانہ پڑھتے ہو اشعار بیطرح

اے چشم شوق مژدہ کہ جلتی ہے انقاب
روشن ہوئی ہے آتش رخسار بیطرح

واحسرتا کہ یار کے اور اپنے درمیان
حائل ہوا ہے پردۂ پندار بیطرح

کس طور پہ چھیڑ لیے اپنا گلا کہ اب
دلسے زبان پہ آتی ہین اسرار بیطرح

کس سے کہون نجانے آہ کدہر جاؤن کیا کرون
ہے بیقرار آج دل زار بیطرح

گو پیشتر بہی بند محبت مین دل تہا
لیکن ہوا ہی اب کے گرفتار بیطرح

واعظ شرابخانہ سے عزت کو لیکے بہاگا
بپھرے ہوئے ہین رند قدح خوار بیطرح

شوان کو جسطرح بیٹھے گہر مین پایا جلد
سرگرم گریہ ہے پس دیوار بیطرح

۳۵

وہ تو ایسا کبھی نہ تہا گستاخ　　اوس کو غیروں نے کر دیا گستاخ

مین نے جہلا کے جب کہا اک دن　　شوخ بے باک بیوفا گستاخ

ہنس کے کہنے لگا کہ چپ ہو جا　　بد زبان ڈہیٹ بد بلا گستاخ

اوس کو کہنا ہے کچھہ نہ چاہیے تہا　　کہنے سے اور ہو گیا گستاخ

سو رہا تہا وہ رشک گل کس نیند　　ہے بڑا قاصد صبا گستاخ

کی جو بے اختیار مین نے آہ　　آپ کہنے لگے بہلا گستاخ

شب جو مین نے سوال بوسہ کیا　　بولے خاموش او گدا گستاخ

اپنے کو جانتے ہین فاعل فعل　　لوگ کہتے ہین یا خدا گستاخ

دیکھہ کے اون کو ہنس دیا تو کہا ؛
اتنو سوزان ہی ہو چلا گستاخ ؛

۳۶

ہوں شگفتہ زرنگ گل روئے محمدؐ　　سودا زدہ سنبل گیسوئے محمدؐ

مرتا ہوں ذرا میری طرف بہی نظر لطف　　صدقے ترے اے نرگس جادوئے محمدؐ

کس لطف سے توڑا ہے در قلعہ خیبر　　مولا علی اے قوت بازوئے محمدؐ

مین اور زیارت کے لئے کعبہ کو جاتا　　تہا قصد طواف حرم کوئے محمدؐ

زاہد حجر الاسود کعبہ سے نہین کام　　ہوں عاشق خال تہ ابروئے محمدؐ

رحمت کی نظر کیوں نہو سب خلق جہاں پر　　ہے خوئے خداوند جہاں خوئے محمدؐ

جس طرح دل اہل خدا سوئے خدا ہے　　اس طرح سے ہے روئے خدا سوئے محمدؐ

آتی ہے مدینہ سے مگر باد بہاری | ہر گل سے مجھے آتی ہے خوشبوئی محمدؐ

زہرا دجہان بندہ طوبی جنان ہیں
سوزان سے ہے غلام قد دلجوئے محمدؐ

ردیف ذال معجمہ

جب نزاکت سے نہ پہنا تعویذ | ۳۷ | اوس نے گھبرا کے اوتارا تعویذ
کہو لیتا کیوں ہے بندیا ہے | | تیرے بازو پہ ہے زیبا تعویذ
آپ کب تک نہ محبت کرینگے | | کہیں سے لاؤنگا حب کا تعویذ
مجھکو اوس شوخ نے جو بھیجا خط | | جان کا اوسکو بنایا تعویذ
ہوگیا اور زیادہ دشمن | | پیر جی خوب دیا تہا تعویذ
حضرت خضر سے دہولاؤ | | ہوگیا یار کا میلا تعویذ
اوس پری کی ہے طبیعت ناساز | | کاش آتا ہے مجھے گنڈا تعویذ
ایک شمع حسن پہ میں مرتا ہوں | | قبر کا ہوگی شہانا تعویذ

یا رہو گرم وفا میری طرح
لکہدو سوزان کوئی ایسا تعویذ

ردیف رائے مہملہ

وہ سکیں ہیں بچپن میں کتب سے نکلکر | ۳۸ | پہنچے تھے مینا نے گھر سے نکلکر
چلا ہے وہ شوخ تیغ اوٹھا کے | | شہر توتے دامن پکڑلے اوجہل کر

یہہ برسات کی رات کیا ہی مبارک — اندھیرے مین اوس پہ گرا مین پہسل کر

پہرے ہے شیشہ اوسکو پینے گئے ہین — تامل ذرا کی ذرا اے اجل کر

ہوا عاشق اوس پر شروع جوانی — پڑا کس مصیبت مین ناز و نسے پلکر

چہیڑا اگر جوتا ہون کو وہ شوخ بیباکا — کہڑا رہ گیا ہاتہہ سے ہاتہہ مل کر

بہت ہی ثنا خوان ہین جو روان کے واعظ — کسی روز دیکہینگے جنت مین چل کر

یہہ کیا چال ہے اے دل خون گرفتہ — رہ عاشقی ہے قدم رکہہ سنبہل کر

مضامین عشق ایسے لکہہ گرم سوزان
کہ دیوان بہی خاک ہو جائے جل کر

۳۹

یہہ نالان جو ہے شاخ گلہائے تر پر — مجہے الفت آتی ہے اس جانور پر

قدم اوسنے رکہا ہی تہا آکے در پر — کہ شادی برسنے لگی سارے گہر پر

مجہے حیرت آتی ہے شمع سحر پر — کہ ہنستی ہے اور مستعد ہے سفر پر

خدا جس کو چاہے غم عشق بخشے — یہ دولت نہین منحصر زور و زر پر

ملا تہا مجہے مولوی رستہ مین — کتابین بہی تہین کچہہ لدین ایک خر پر

مجہے خاک سر پر اوڑاتے جو دیکہا — بگولا اوڑانے لگا خاک سر پر

پہڑکتا ہون کیسے پڑا مین قفس مین — بس اب رحم صیاد اس شکستہ پر پر

ہوئی جاتی ہے خیرہ اوس کے آگے — مجہے غصہ آتا ہے اپنی نظر پر

گیا ہے وہ بت سنکے آواز اس کی — خدا کا غضب ہائے مرغ سحر پر

بشارت اوسی کی نہ تھی آج سو زان
ہماری طبیعت بھی تھی شور و شر پہ +

نکلا تھا زبان سے میری بجا ابھی کچھ اور
جادو میری منہ سے سنیگا ابھی کچھ اور (۱۰)

اے ساقی گلفام پلایا تو مجھے جام
مین رندی آشام ہون پیاسا ابھی کچھ اور

اس مئی سے ہوتا ہے کہین جوش دل محزون
لینا ہے غم ہجر کا بدلا ابھی کچھ اور

مدت ہوئی قاصد سے بھی کہتے کہ نہ جا
باقی ہے خط شوق مین لکھنا ابھی کچھ اور

توبہ کا ارادہ تو ہمارا بھی ہے ای شیخ
لیکن ذرا آجائے بڑھاپا ابھی کچھ اور

کیا کیجئے نظر زلف و رخ حور پہ رضوان
باقی ہے سر رفتہ مین سودا ابھی کچھ اور

بر آئے تمنائے ملاقات تو لیکن
باقی ہے میری دل مین تمنا ابھی کچھ اور

درزی بچہ سے کرتے ہین شیخ جی وہ بات
جانے وہ ذرا سوئی مین تاگا ابھی کچھ اور

کچھ کہیئے تو کہتا ہے وہ بنگالی کا لونڈا
جا ہٹنے شنیگا نہین شالا ابھی کچھ اور

ہر لحظہ ترقی پہ ہے ہمارے سخن زان
احوال طبیعت ابھی کچھ تھا ابھی کچھ اور

ردیف زای معجمہ

نہ دل آتا ہے جستجو سے باز
نہ موافق ہے طالع ناساز (۱)

محو ذوق سماع ہون اب تک
یا الٰہی یہ کس کی تھی آواز

حرکات جنون ہین او مجنون
طنز ہے اور لیلی طناز

گر مسیحا ہے وہ تو مین مردہ — گر ستمگر ہے وہ تو مین جانباز

غمزہ اوس کا ہے سر بسر جادو — سحر اوسکا ہے سر بسر اعجاز

اُف رے بُت تیری نازکی یہ ادا — واہ رے نازنین ترا انداز

طائر روح کو کرون قربان — اگر آئے وہ ترک تیر انداز

وہ ہے اور آگ کی طرح گرمی — مین ہون اور مثل شمع سوز و گداز

گلشن دہر سے چلا سوزان
ہائے وہ رشک بلبل شیراز

ردیف سین مہملہ

چمن مین زاغ و زغن عندلیب اسیر قفس — یہ ظلم و جور بس اے آسمان ظالم بس

تو اسے سپہر آتا ہے مجھکو کیون بن بن — نہ نالہ دل مجنون ہو نہیں بانگ جرس

جو ہوشیار ہو دیکھے وہ کام کی پہلو — جو مست ہو وہ سے کیا ہو خیال پیش و پس

بنا کلال میری خاک سے پیالہ ہی — کہ مر گیا لگی میرے جیسے مَی کی ہوس

حریف بلبل خوش لہجہ ہو نہیں سکتا — اگرچہ باغ مین کوا ہے ہزار برس

جناب عشق مین کیا دخل عقل اے سوزان
کہ وہ تو آتش سوزندہ ہے یہ خار و خس

لیچلو مجھکو اوسی دلبر خونخوار کے پاس — یار عیار دلازار ستمگار کے پاس

دل دکھاتا ہے تو اوٹھکے مین ہی وہ آتا — مین تو جاتا ہون اوسی شوخ دلآزار کے پاس

پاس اوسکے بیٹھنے دیتا نہین پہر مغان
بیٹھہ جاتا ہے کوئی مست جو ہوشیار کے پاس

زخم دیرینۂ دل تازہ نکر تو صبا د
برگ گل ڈال نہ مجہہ مرغ گرفتار کے پاس

قطعہ

ای صبا دیجیو یہ میری طرف سے پیغام
دل میرا مجہکو ملے گر کہین دلدار کے پاس

مین غم ہجر مین یہان جی جگر کہاتا ہون
تو شب روز اوڑاتا ہے مزے یار کے پاس

دیکہنا تو ہی کہ کیسی تری لیتا ہون خبر
کبہی تو آئیگا مجہہ غمزدہ زار کے پاس

میل معشوق ہی عاشق کی طرف ذاتی ہے
اوڑکی جاتی ہے متاع اپنی خریدار کے پاس

جان دیتا ہون مین اوس گل کی ہنسی پر سوزان
قبر ہو میری کہین قہقہہ دیوار کے پاس

ردیف شین معجمہ

جسدم ہجوم یاس کے آتا ہے دلمین جوش
دیتا ہے آکے مژدۂ رحمت مجہے سروش

آتا ہے دل سے میرے حقیقت زبان پر
پر آہ کیا کرون کہ نہین گوش حق نیوش

ساقی بلاحساب پلا ساغر شراب
یہان کون اب حساب کرے اور کسکو ہوش

دیکہون مجہے کہ بات تری نہ سنوں کچہہ سنون
ایسی بہلا کہان ہین میرے بخت چشم و گوش

شاید خدا سے مجہکو چہڑایا بلا کے مے
سوزان نہ ہوون گا کبہی جہان میفروش

ردیف صاد مہملہ

تونے زاہد جسے سمجہا اخلاص
غور کر ہے وہ ریا یا اخلاص

بزم رندان مین نہ آیا کر شیخ — چل نکالا ہے کہان کا اخلاص

دیکھئے مخلص من آخر کار — کیا دکھاتے یہہ تمہارا اخلاص

سب کو کی ملک جہان کی تا قاف — اس زمانہ مین ہے عنقا اخلاص

صدقے اخلاص محبت کے خدا
اپنے سوزان کو ذرا سا اخلاص

ردیف ضاد معجمہ

۱۶

وہ نہین ہے تو نہ مسکن سے غرض — نہ مجھے پردہ نہ چلمن سے غرض

علم و حکمت سے ہے آراستہ دل — کیا ہے آراستگی تن سے غرض

مجھکو کافی ہے ہوائے در دوست — انجو سے ہے نہ گلشن سے غرض

مسی مالیدہ وہ لب کافی ہین — کیا مجھے غنچہ و سوسن سے غرض

عشق ترسا بچہ کا خانہ خراب — کیا پڑی تھی مجھے لندن سے غرض

ناصح ایسی ہی مصیبت ہے پڑی — ورنہ کیا تھی مجھے شیون سے غرض

آپ کیون پوچھتے ہین مجھسے آج — آپ کو کیا میرے مسکن سے غرض

ہر جگہہ ہے متجلی وہ ذات — کیا مجھے وادی ایمن سے غرض

مہر و کینہ سے ہون سوزان آزاد
دوست سے کام نہ دشمن سے غرض

۱۷

دیوانہ ہون مین کیا مجھے گھربار سے غرض — انسان شہر و کوچہ و بازار سے غرض

مست مئے الست ہوں نہیں مجھکو تا ابد
نے خم سے غرض ہے نہ خمار سے غرض

دیتی رہی ہے قبضۂ دنیا پہ خلق جان
رکھی نہیں تو ہمنے ہی مردار سے غرض

رضوان نہیں ہے شوق بہشت اپنا کام
عاشق ہوں صرف مجھکو ہے دیدار سے غرض

تو سیر کرکے چلدی یہ رنگ ہو اشتاب
کچھ اس چمن کی رکھ نہ گل و خار سے غرض

دیکھیں یہی جو اوسکو جائیں تو اوسکی گلیمیں ہم
نے گل سے مدعا ہے نہ گلزار سے غرض

سوزاں بری ہیں ہیں نہ بھلی ہیں کسیکی ہم
اغیار سے غرض ہے نہ کچھ یار سے غرض

ردیف طاء مہملہ

۱۸

لطف ہے جوں ہی ادہر سے جائے خط
پیک یار آجائے اور لے آئے خط

ناتواں ہوں میں لفافہ میں ہوں بند
گر مجھے بھیجے تو قاصد جائے خط

ایک کا بھیجا کبھی تمنے جواب
سیکڑوں یہاں سے تمہیں بھیجا خط

جس نے دیکھا آپ کے خط کو کہا
ہائے الفاظ و معانی ہائے خط

تم تو دیوانے ہو سوزاں لکھتے ہو
اوس پری رو کو نہیں پروائے خط

ردیف ظاء معجمہ

۱۹

بس نہ باتیں بہت بنا واعظ
کہہ دیا تجھکو یہاں سے جا واعظ

وہ حدیث شباب ہی ہے یاد
ہاں ذرا آنکھ تو ملا واعظ

یا تو لاتا ہوں میں شراب اور یا
تو شراب طہور لا واعظ

بزم رندان مست میں لائی
تجھکو شاید تری قضا واعظ

توڑ ڈالی شراب کی بوتل
یہ غضب تونے کیا کیا واعظ

اک دن ایک مست کو ستایا تھا
جب سے کچھ ہو گیا سڑا واعظ

دل کو کہایا غم جدائی نے
مغز کو تیرے کہا گیا واعظ

کوئے جانان سے عشق رکھتا ہوں
ذکر جنت مجھے سنا واعظ

مے پرستی لکھی تھی قسمت میں
اس میں کیا ہے مری خطا واعظ

سیکڑے سے وہ آتے ہیں سوزان
دفتر وعظ کو اٹھا واعظ

ردیف عین مہملہ

(۸)

دیر و کعبہ کیا جہان تیری خبر پاتی ہے شمع
صورت پروانہ اوسکو وہاں جاتی ہے شمع

یون نظر آتا ہے پردہ میں تعین کے وہ نور
پردۂ فانوس میں جیسے نظر آتی ہے شمع

رات کو رہتی ہے جبتک گھر میں سو جہاں
کس قدر اپنی رخ روشن پہ اتراتی ہے شمع

گر نہیں غم دوری پروانہ جانسوز کا
رات بھر فانوس سے کیوں سر کو ٹکراتی ہے شمع

سنتی فانوس اوڑنا دیکھکر پروانہ کو
کچھ تو ہے سوزان کہ اتنا اس سے شرماتی ہے شمع

ردیف غین معجمہ

کیا بیان کیجیے کہ کیا ہے عشق | رہنما ہے رہِ خدا ہے عشق
بوعلی نے شفا مین لکہا ہے | کہ مرض ہے خود شفا ہے عشق
کلکِ قدرت نے اسے بصنعت گر | میری تقدیر مین لکہا ہے عشق
جب سے ناصح نے کچھ نصیحت کی | دل مین اوسوقت سے سوا ہے عشق
کون ہے جو ہے عشق سے خالی | سارے عالم مین بہر رہا ہے عشق
کبھی ہوتا نہین ہے دل ہشیار | یا الٰہی کوئی نشا ہے عشق
دم مین کرتا ہے قلب ماہیت | حق مین انسان کے کیمیا ہے عشق

حق سے ہمکو ملا دیا سوزان
یار اپنا تو رہنما ہے عشق

مرتا ہون اسکے شوق مین جان بدن سے شوق | ورنہ نہ شوق جان ہے کچھ نہ تن سے شوق
ای عندلیب تو جو گیا آکے رنگین جسم | تجکو ہے گل سے شوق ہمین گلبدن سے شوق
دیکھین تو اوسکو جائین تو اوسکے گلی مین ہم | نے دید گل سے شوق نہ سیر چمن سے شوق
کیون دینگے دل کسی بت وحشی مزاج کو | ایسا ہے ہوئیگا تو کرینگے ہرن سے شوق
چہوڑینگے الفت خط سبز شکر لبان | اب ہم کرینگے طوطی شکر شکن سے شوق

سوزان سنا دو ہمکو کچھ اشعار طبع زاد
سنتے ہین ہم کہ تمکو ہے شعر و سخن سے شوق

ردیف کاف

۵۵
بے طاقتی سے پہنچا احوال اب یہان تک — آتی ہے بات دل سے اک عمر مین زبان تک
اس دشت پر خطر سے یہہ مشت خاک اپنی — لیجائے باد صرصر شاید کہ کاروان تک
تا شاخ گل تو آئی یہہ عندلیب بے پر — اب یہان سے اسکو جانا مشکل ہے آشیان تک
یہہ رنج دوری گل اور یہہ غم اسیری — اب ہمصفیر جانا معلوم گلستان تک
کس کے لئے نہایا ہے خون مین گل تر — کس کے شہید غم مین لالے سے ارغوان تک
ہوکر ہوا رقیب پر فن مجھے اڑا دے — گر خاک ہوکے پہنچون بالفرض بوستان تک
حاصل فروتنی سے کی مین نے سربلندی — فی الجملہ خاک ہوکے پہنچا ہون آسمان تک
پروائے زر نہین ہے اوس سیمتن کو ورنہ — مین کیا کہ اہل دل سب حاضر ہون لیکے جان تک

سوزان طریق صلح کل اختیار کیجے
اہل جہان سے حضرت جنگ و جدل کہان تک

ردیف کاف فارسی

۵۶
ساقی قدح شراب گلرنگ — مطرب نغمات دلکش آہنگ
حاصل کعبہ کے جانے سے کیا — رنج سفر ہزار فرسنگ
بتخانہ مین کیا دھرا ہے پتھر — بنیاد ہے پرستش سنگ
اوسکی ہے کچھ طلب تو کیجے — دربانی خانۂ دل تنگ
وہ عاشق رند ہون کہ جس کو — ہے عار سے عار ننگ سے ننگ
کیا کام اوسے آشتی سے جس کو — ہے جنگ سے صلح صلح سے جنگ

مین کیا ہون کہ آئینہ جو دیکھا
گرچہ یوسف گران بہا تھا

وہ سنگدل آپ رہ گیا دنگ
لیکن اوس بت کے آگے پاسنگ

سوزان دیکھے اگر وہ خود بین
آئینۂ دل سے دور کر زنگ

ردیف لام

۵۷

نہ وہ مہمان اک سے آنیکے قابل
نہ ہم ضعف سے دلکے جانیکے قابل

نہ وہ وقت ہے اور نہ وہ دل کہ دیکھا
ہوئے گرچہ ہم دل لگانیکے قابل

کہون شمع مین قصۂ درد دل کیا
نہیں ضعف سے لب ہلانیکے قابل

کفن سے سنا اپنا چھپا کر چلے ہین
نہیں ہم یہ ہے منہ دکھانیکے قابل

اسی سے ہے نیرنگ سنج دو عالم
یہ ہے نقش ہستی مٹانیکے قابل

فلک خاک مین کیون نہ ہم کو ملاتا
کہ تھا خاک ہی مین ملانیکے قابل

مجھے پہلے کیون ذوق عشرت چکھایا
جو مین تھا غم و غصہ کھانیکے قابل

مجھے کس لیے یہ زمانہ دکھایا
فلک مین تھا اس [illegible] کے قابل

لگا نہ شیشہ دل وفا کو سوزان
یہ تجھ مین نہیں ٹھیس لگانیکے قابل

۵۸

نہ ہم بزم جانان مین جانیکے قابل
نہ اپنا گھر اوسکے بلانیکے قابل

صنم اسکے میری جان قدر [illegible] آگئی
کہ ہم بھی ہوئے دل لگانیکے قابل

وہ دیدِ گل وہ خیالِ بہارِ عمرِ رواں   برنگِ کاکلِ سنبل ہوا جو دل برہم
سحاب دیدۂ تر اسطرح برسنے لگا   کہ جیسا برستی ہے ساون کی اسطرح چھم چھم
یہہ حال تہا کہ لبِ غنچہ سے صدا آئی   کہ اے بہارِ گلستانِ عالم و آدم
تو اسطرح سے نکر زینہار دل بہاری   کہ دل ہمارا ہے اور یہ جہان دی غم
یہہ سنکے بیٹے کہا سچ ہے لیک کیا کیجے   کہ ایک جان ہے اور سو ہزار رنج و الم
کہا وزیر نے شہ ملک سے کہہ اپنا حال   کہ وہ ہے بادشہِ کشورِ سخا و کرم
یہہ سنکے چند قدم اوس طرف چلا ہوگا   کہ اونکے بہائی ملے سات اونکے بخت قدم
عجیب حال کچھہ اونکا مجھے نظر آیا   لبوں میں آبِ حیات اور دلکے اندر سم
اور ایسی سمجھی ہوئی کچھہ دورِ عالم تک   موافق اسکی رہیگا اسیطرح عالم
اسیطرح سے ہمیشہ رہیگی دولتِ عمر   اسیطرح سے ہمیشہ رہیگا جاہ و حشم
خبر بہی ہے تجھے او مستِ بادۂ غفلت   کدہر وہ جام گیا اور کسطرف ہے جم
کہاں گیا ہے وہ اقبال و جاہ کیخسرو   کدہر گئی ہے وہ زور آزمائی رستم
کہاں جنابِ سلیمان کدہر گئی بلقیس   کہاں وہ تخت سے والی کہاں وہ خاتم
کیا ہے غیرتِ بقائے حق نے سبکو فنا   جو اور رہگئی جاتا ہے ان کا بھی گم
کہا ہے خوب کسی مردِ حق نے یہ قصہ   سر و بہشت پہ باقی ہے نقش معلم
نہیں ہے قدر محاسن کی مردِ بی توقیف   وگرنہ بزد یہی ہے سند اہل کرم
بیان کرتے تہے کیا اور کیا لگے کہنے   الٰہی تو یہہ پریشان بیان میں گنتے ہم

جو اوسنکی ملنے نے اوسوقت اپنا ظلم کیا
وہ سنگ سخت بھی آئینہ پہ کرے ستم

پھر آگئے دیکھنے بہت گھر جیتے جو تھے ہاتھ
کر آگئے چلی تو اوٹھایا مگر نہ اوس نے قدم

غرض کہ کام نہیں آیا دلیکت حسرت
کہ دیکھنے میں بھی میسر ہوا نہ دید صنم

یہ حال دیکھ کے طبع رسا نے مجھ سے کہا
کہ اے سخنور یکتا باتفاق اہم

تو اور یہ تشویش و اندوہ و اضطراب و قلق
تو اور حسرت و ارمان و غصہ و غم و ہم

و نیز شاہ کو جا کر دکہا یہ زخم جگر
عجب نہیں جو لگا دے کچھ اس پہ مرہم

بہت سے حضرت سودا ان پھر آئے ہیں لیکن
سخن میں جسکے نئی راہ بیا سے قلم

منظم عشق لے دشمن ننگ و نام
کہاں تک رہینگے خیالات خام ٦١

کہاں تک یہ خستہ زدہ نامراد
تڑپتا رہے مثل آہوے دام

کہاں تک دل آرزومند کو
دیا کیجئے وعدہ صبح شام

کہاں تک جگر خون رو رو کرون
کہاں تک کہوں دل کو میں تھام تھام

کہو یہ کہ اب تو کہ خواجہ کے پاس
مدینہ میں ہو جائے حاضر غلام

اور اوس روضہ پاک کے سامنے
ادب سے کھڑا ہوں بعجز تمام

کہوں عالم شوقین و سکے ہیں
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

بشر کو زیارت ہے گو یہاں محال
کہ ہر دم ملائک کا ہے اژدہام

شرف زیارت سے کیجے مجھے
کبھی تو ہوں دنیا میں میں شاد کام

۶۳

اس دام گہ میں طائر از کف پریدہ ہوں
وحشت یہ ہے کہ سایہ سے اپنے رمیدہ ہوں

ایک چوٹ دل میں لگتی ہے آواز سے میری
میں قتل گاہ دہر میں حلق بریدہ ہوں

راحت کبھی تو مجھکو بھی اے آفریدگار
کیا رنج ہی کیواسطے میں آفریدہ ہوں

مانند لالہ دل پہ میرے غم کے داغ ہیں
میں باغ دہر میں گل عشرت نچیدہ ہوں

پیدا ہوا خزاں میں کٹی پھر قفس میں عمر
ہوں عندلیب لیک رخ گل ندیدہ ہوں

جو دل میں ہے کہا نہیں جاتا زبان سے
میں مثل گنگ لذت حلوا چشیدہ ہوں

لالہ دکھا کے داغ دل اوس گل کو شہیں
بولا کہ میں غلام درم ناخریدہ ہوں

اوس بھوں کا آنکھ سے یہ اشارہ ہے دمبدم
تو ترک تیغ زن ہے میں تیغ کشیدہ ہوں

مثل وحوش کل تو رم انسان سے تھا مجھے
آتی ہے دل میں آج کہ از خود رمیدہ ہوں

سوزاں چلا ہوں پر نہیں مقصد کی کچھ خبر
میں بیخبر تو قاصد اشک چکیدہ ہوں

۶۴

لالہ کہاں وہ دلبر گل پیرہن کہاں
سنبل کہاں وہ زلف شکن در شکن کہاں

لا اسکے سامنے کسے لاتا ہے باغباں
گل کس طرف ہے سرو کدھر یاسمن کہاں

جو دم یہ دید گل ہے غنیمت ہے اک بہر
میں بلبل اسیر کہاں اور چمن کہاں

آئی خزاں چمن میں چلا موسم بہار
وہ رنگ گل وہ جلوہ سرو و سمن کہاں

جو تجھ میں ہے وہ لیلی سکیں میں ناز کب
جو مجھ میں ہے وہ قیس میں دیوانہ پن کہاں

روتے ہو کیوں مجھے یہی انجام عشق ہے
وامق کہاں ہے قیس کہاں کوہکن کہاں

حیرت ہے سب جس انجمن مہوشان مین تھے | وہ باہوش کدہر گئے وہ انجمن کہان

مین گوشۂ خمول مین سوزان خموش ہون ؛
اہل جہان سے مجھکو دماغ سخن کہان ؛

۶۵

دل اگر وہ دلبر شیرین دہن ملتا نہین | حیف کیا تیشہ بہی مثل کوہکن ملتا نہین
کم نصیبی ہیئت بیکس کی میری دیکہنا | گور کو اب جا ملی تو گورکن ملتا نہین
ڈہونڈتے ہین کچھ مرقد مین مجھے منکر نکیر | مردۂ لاغر مرا زیر کفن ملتا نہین
آہ مین وہ آشیان گم کردہ بلبل ہون جسے | چھوٹ کر دام مصیبت سے چمن ملتا نہین

شاہ سوزان اوسکی ملنے کے لئے زر چاہیے
رند فاقہ مست سے وہ سیم تن ملتا نہین

۶۶

مطلق ہمارے نالۂ دل کا اثر نہین | پتھر ہے تیرے سینہ مین اوسکا جگر نہین
وہ می پرست ہون نہین خرابات دہر مین | خم خشک کردیا ہے لب تاک بہی تر نہین
اے قاصد خجستہ رسائی تیری کہان | وہ رشک گل جہان ہے ہوا کا گذر نہین
رکہتا ہے کس لئے مجھے بیتاب تو فلک | مین نامراد برق نہین ہون شرر نہین
اوس چشم نیمباز کو دیکھا ہے آپ سے | ایسی گئی کہ آجتک اپنی خبر نہین
ہان جذبۂ شوق کھینچ مجھے تو اودہر کہ مین | ناچار ہون کہ راہ نہین راہبر نہین
روشن اوسیکے نور سے ہے کعبہ و کنشت | وہ شمع دلفروز کہان جلوہ گر نہین
اوڑتا خط اپنا لیکے کبوتر کسطرح آپ | افسوس کیا کرون کہ مرے بال و پر نہین

نک

ہم ناصبور اور وہ سپاہی بچہ غیور
سوزان یہی ہے عشق تو ایک ذرہ سر نہیں

۱۷

میں خاک نشین کون ہون سیلاب رواں ہون — ایک سیل طبیعت ہے کہ پستی پہ رواں ہون

قایم ہے جہان ذرہ سے تا مہر مجہی سے — میں کالبد خلق میں جون روح رواں ہون

کیون کر کروں دریافت کہاں جاؤں الہی — دلدادہ جانانہ بے نام و نشان ہون

ہر عضو ہے سرگرم ثنا و صفت یار — گویا کہ ہمہ تن صفت شمع زبان ہون

گر کعبہ میں ہون تو اور اگر بتکدہ میں تو — القصہ تیری یاد میں ہون میں تو جہان ہون

غماز ہوئی روشنی طبع وگرنہ — میں تو صفت شیشہ می بند دہان ہون

تہا چرخ برین پر کہ گرا فرش زمین پر — میں گلشن دنیا میں نگر برگ خزان ہون

سوزان کوئی پوچھے ہون سرگرم فغان ہیں
اک آگ میری دل میں ہے جو شعلہ فشان ہون

۱۸

میں وہ دیوانہ کہ وحشت گہہ امکان نہیں — تو وہ محبوب پری رو کہ پرستان نہیں

بندہ عشق ہوں اور صلح کل اپنا مذہب — قوم ہندو میں نہیں قوم مسلمان نہیں

ہائے اس پردہ میں وہ شوخ نوای بلبل — دلربائے کی لیاقت گل خندان نہیں

کیا برا ہے میں حسود ان سیہ رو اور ہم — فرق زاغ و زغن و مرغ [illegible] الحان نہیں

تیرے اغماض نے آخر نہ ہمیں یار رکہا — تجہسے کہتے نہ تہے ہم دیکہہ پرکہہ انسان نہیں

مجہکو محفل میں نہ دیکہا تو وہ گل کہنے لگا — بلبل نغمہ سرا آج گلستان نہیں

متمتع کرا ری باغ جوانی سے جلد — جو مزا آج ہے کل سیب زنخدان میں نہیں

جیسے بیمار کو تکلیف غزل دیتے ہیں
رحم سوزان دل یاران زنخدان میں نہیں

۴۶

سہا وہ ہے ہمسری کرتا تو ہے جمال نہیں — دہان و گوش نہیں خط نہیں ہے خال نہیں

یہہ میکدہ ہے کہ یہان مست حال ہے شیخ و شہر — نہ مدرسہ کہ یہان غیر قیل و قال نہیں

جو لیتے ہو تو یہ حاضر ہے نقد جان لے لو — نہیں تو خیر مرے پاس گنج و مال نہیں

کمر کو یار کی دیکھا گئے دکھائی نہ دی — غرض کچھ ایسی وہ باریک تھی کہ بال نہیں

ہمیں چلے گئے دیوانہ ورنہ ہر کوئی — طریق عشق میں رکھے قدم مجال نہیں

بہت ہی سیر چمن کا ہوا ہے شوق اب تو — جب آکے سنتے ہیں گھر میں وہ نونہال نہیں

کسی کے عشق میں تھا شوق شعر سوزان اب
وہ دل نہیں وہ دماغ اور وہ خیال نہیں

آزادہ جہان ہون میرے پاس زر کہان — میں سرو کا درخت ہون مجھ میں ثمر کہان

جس جا کہ دیوی ہے فرشتے کے پر جلین — اور ہم تو آدمی ہیں ہمارا گذر کہان

خانہ خراب ہو دل خانہ خراب کا — مدت ہوئی کہ چھوڑ دیا گھر کو گھر کہان

خود رفتہ جمال معانی ہوا ہے دل — اب التفات جانب حسن صور کہان

نے قیس عامری ہے نہ فرہاد ہے نہ نل — یارب گئے یہ مردم شوریدہ سر کہان

کہتا ہے شیخ کعبہ میں ہے یہان دیر میں — ملتا ہے دیکھئے وہ بت عشوہ گر کہان

ہمسے زیادہ تر ہی اوسے حال کی خبر
ہم کہتے تھے کہ اوسکو ہماری خبر کہاں

دن ہی پھر پہینگے دلکی مراد بہی آئیگی
سب کچھ تو ہوئیگا یہ جوانی مگر کہاں

سوزاں تو اب پڑا ہے میں آیا ہے میکدے
کمبخت بد نصیب رہا عمر بھر کہاں

ابہی تو اوس ہی میکدے کے کوچہ سے ہم آتے ہیں
(۱) ہمیں کیوں حضرت دل آپ لواٹھ بناتے ہیں

حرم میں گر گہرا ہو نہیں دیتے مدین صد شکر
کہ اہل میکدہ تو ہمکو آنکھوں پر بٹھاتے ہیں

پہر کس گل پیرہن نے آج گلشن میں قدم رکہا
خوشی سے پہول جامہ میں نہیں پہولے سماتے ہیں

کوئی مجھ مردہ دلکو ہی دل مردہ کو لیجاوٴ
سنا ہے وہ لب جان بخش مردونکو جلاتے ہیں

جزاک اللہ وعظ اچہا کہا اب رخصت اے واعظ
کہ وقت میکشی آیا ہے ہم میخانہ جاتے ہیں

نہ پیچ نخل بار آور ہوں نے گنج گرانمایہ
مجھے کیوں اہل دنیا خاک میں پا ملاتے ہیں

گل نوخاستہ کو دیکھکر چھاتی بھر آتی ہے
کہ کچھ کچھ تو کسی بے مہر کی ہم آن پاتے ہیں

غنیمت ہے اوس آتش پارہ کا دم شہر میں سوزاں
کبھی گر جا نکلتے ہیں تو آنکہیں سینک آتے ہیں

غیر مفسد کا تیری گھر میں قدم اچہا نہیں
ہاں نکال اسکو تیری سر کی قسم اچہا نہیں

لطف کم کیجے کہ اس بندہ کے حق میں آپکا
اب ستم اچہا ہے اور لطف و کرم اچہا نہیں

مارنا اور زندہ کرنا تیری ہی تو ہاتھ ہے
بس یہ دعوے خدائی اے صنم اچہا نہیں

اوسمیں کیفیات گیتی اسمیں حال ناتمیں
میرے دلکو شیشہ سے ہاں جام جم اچہا نہیں

ہمنے کی ہے اک زمانہ مین مقام دل کی سیر
دیر تو کیا چیز ہے اوس سے حرم اچہا نہین

لاکہ اچہی ہے ستمگاری ہزار اچہا ستم
اے ستمگر لیکن اتنا بہی ستم اچہا نہین

حق تعالی غم کسی کو دے تو سوز عشق کا
ورنہ دنیا کا ہو یا دین کا ہو غم اچہا نہین

ایضاً

ہم ہین بہروپیے سو روپ بدل سکتے ہین
توبہ توبہ یہ کوئی آپ سے چل سکتے ہین

چرخ ناکردہ گنہ قید مین یوسف کیطرح
ہم بہی زندان سے کسی طور نکل سکتے ہین

صورت نقش قدم ہمنے پکڑلی ہے جگہہ
اب کوئی آپکے دروازے سے ٹل سکتے ہین

یوسفی لوگ ہین اے شیخ اگر کچہہ بہی نہین
یوسف کیطرح سر بازار کا ل سکتے ہین

جسطرح آپ اوچہلنے لگے گا نا سن کر
ہم بہی اس طور تو اے شیخ اچہل سکتے ہین

ہم ہین دریاے سخن موج مین آجاہین اگر
منہ سے مانند صدف موتی اوگل سکتے ہین

شمع کا سا ہمین جلنا اگر آتا سوزان
خیر پروانہ کی مانند تو جل سکتے ہین

ایضاً

میری خدا نخواستہ ہمسے ہنسی نہین
کچہہ ایسی بات چیت نہین دل لگی نہین

اونکے بغیر امید مجہے جینے کی نہین
وہ جاؤن جاؤن کرتے ہین یہان چین جی نہین

شوق بہی طور مین تا سجن ہی سے شیخ
پاگل نہین جنونی نہین کچہہ سڑی نہین

دیکہا ہوا ہے یوسف یعقوب ہی مرا
خیر آدمی ہے حور نہین ہے پری نہین

واعظ شراب چہوڑ کے مین پارسا ہون
اسباب کی تو عقل مری مقتضی نہین

تم کیون پرائے گہر مین چلے آئے بے کہے ۔۔۔ ایسی تو تمسے رسم ملاقات بہی نہین

آنکہونکو یار کی مین ہرن سے مثال دون ۔۔۔ ان شاعرونکی طرح سے کچہہ گاودی نہین

یون مجہسے پیش آتے مین آگے رقیب کے ۔۔۔ گویا کہ اونسے رسم ملاقات ہی نہین

جب تخلیہ مین اونسے کہا کچہہ بہی کہا ۔۔۔ جلدی پڑی ہے کاہیکی پہر وا بہی نہین

سوزان کو آپ کہئے فرشتہ خصال ہے
ہم تو اوسے سمجہتے مین کچہہ آدمی نہین

اوڑتا پہرا ہون لاغر کہان کہان ۔۔۔ پہنچا برنگ کاہ ہوا پر کہان کہان

مدت کے بعد آج دکہائی دئے ہمین ۔۔۔ یہ تو کہو رہے ہو برادر کہان کہان

ذرہ مین آفتاب مین شعلہ مین برق مین ۔۔۔ پہچا ہے نور چہرۂ انور کہان کہان

مسجد مین میکدہ مین حرم مین کنشت مین ۔۔۔ مین ڈہونڈتا پہرا تجہے دلبر کہان کہان

ایک بے نشان و نام کی سوزان تلاش ہے
لیجائے دیکہئے دل مضطر کہان کہان

آشوخ سست عہد کہ عہد وفا کرین ۔۔۔ حق وفا و مہر و محبت ادا کرین

جو چاہین آپ حضرت ناصح کہا کرین ۔۔۔ کہنے مین جب نہو دل اپنا تو کیا کرین

گر آرزو ہے ملین تو یہ ہے کہ ایکروز ۔۔۔ قدمون مین تیری جان گرامی فدا کرین

اوس گل بغیر آج یہی دل مین ہے کہ ہم ۔۔۔ گل کی طرح سے جامۂ ہستی قبا کرین

طینت مین ہے فریب بتان فرنگ کے ۔۔۔ جس سے ملین ابہی سے یہ کافر دغا کرین

وہ دن خدا کرے کہ ترے در پہ آن کر
اوس خاکِ پا سے آنکھ کو ہم سرمہ سا کرین

اوس گل کے پاس آپ ہی لیجائین خطِ شوق
ہم کب تک انتظارِ نسیم و صبا کرین

یارب وصالِ یار بھی ہوگا کبھی نصیب
کب تک غمِ فراق کے صدمے سہا کرین

ہم جیسے غمزدو نکو وہ محفل مین کیا بلائین
کیون بزمگاہِ عیش کو ماتم سرا کرین

سوزان غمِ جہان سے بتنگ آرہا ہون مین
کچھ میرے حق مین آپ خدا سے دعا کرین

۱۸۰

مین دلِ بادہ خوارہ لایا ہون
نہ سخنان آشکارہ لایا ہون

کب تک افسردہ دل پڑا رہتا
آج مین بھی حرارہ لایا ہون

اس چمن مین برنگ لالہ و گل
جگر پارہ پارہ لایا ہون

ہے کہان وہ کمر کہ اوسکے لئے
مین دلِ ہیچکارہ لایا ہون

خلق سب جنسِ نفع لائی ہے
مین متاعِ خسارہ لایا ہون

اس تماشا گہِ جہان مین شیخ
آنکھ بہرِ نظارہ لایا ہون

اے جگر گوشہ تیرے واسطے مین
عرش کا گوشوارہ لایا ہون

آتشِ دل سے تیرے پھونکنے کو
اے جہنم شرارہ لایا ہون

ریل تھم تھم کے جاتی تھی سوزان
ایک جگہ سے غبارہ لایا ہون

۱۸۱

تو سمن بند کو ہم تیرے ہوا کہتے ہین
تجھکو ہم خوش لبے عہد وفا کہتے ہین

ہین تو دیوانہ بہی ہون نہ نظر بازہی ہون
آپ جو کچھہ مجھے کہتے ہین بجا کہتے ہین

عاشق اوس سایۂ دیوار سے کہتے ہین مراد
جسکو ارباب خرد ظلّ ہما کہتے ہین

مرد میدان حقیقت ہین حقیقت مین وہ لوگ
نگہ یار کو جو تیر قضا کہتے ہین

اہل دانش مین اور ارباب محبت مین ہے فرق
جنکو یہہ کہتے ہین لُو وہ جلا کہتے ہین

جتنے عاشق ہین بزرگی کے تیرے قایل ہین
قیس و فرہاد مجھے دونون چچا کہتے ہین

درد دلکو تیرے در پہ ہوئی جیسے تسکین
خاک رہ کو تیری ہم خاک شفا کہتے ہین

غیر تو بات خوشامد کی کہا کرتا ہے
یار جو کہتے ہین بے روے ریا کہتے ہین

ہچکیان بندہتی ہین اوس شوخکی روتے روتے
میرے غمخوار جو احوال میرا کہتے ہین

چاہا یہ مین چہپی میری خبر عشق مگر
وہ خبر ہی نہین اتبک سے کیا کہتے ہین

دیکھہ کر کہنے لگے بت آزادانہ
تمکو سوزان برہنہ سر و پا کہتے ہین

۷۹

یون ہی مرجاؤنگا ایسی میری تقدیر نہین
بس سجز عاشقی اور اب کوئی تدبیر نہین

مرگیا شوق شہادت مین وار مان ہا
کہ میری حلق مین آب دم شمشیر نہین

دشمنے دل مین مگر فکر عمارت ہم
یہ وہ ویرانہ ہے جو قابل تعمیر نہین

زہد سے بوسہ ریا آتی ہے ورنہ مجہکو
ذوق صہبا نہین ہے شوق مزامیر نہین

نہین حیران کہ اوس شوخکو کیا خط مین لکہون
حرف مطلب ہے وہ قابل تحریر نہین

شوخی سے واہری مند و اپنے شیخی بہ سبب
مصحف رخ کو تیرے حاجت تفسیر نہین

بوئے کلاب جیسے بہی حکم کبہی ہوئے گل — گلشن دہر مین بلبل تصویر نہین
عاشق زندہ ہون وقت سے کیا کام مجہے — اوسکی محفل مین نہو گر میری توقیر نہین

جاکے سوزان یہ سنادو غزل گرم کسے
آہ سوزان نہین ہے درد نہین ہیر نہین

ردیف واو

۸۰

دیکہا نہین ہے جسنے کسی لالہ زار کو — وہ دیکہ لے ہمارے دل داغدار کو
دہان دل مین آئی اور یہان مین سمجہ گیا — خجلت ہے میرے دل کو علاقہ سے یار کو
اندازہ سے گزر گئی ہے بیقراری آج — کیا جانین کیا ہوا ہے دل بیقرار کو
رغبت ہے فرش خاک سے دلکو خاک ہون — تکلیف مسند آپ نہ دین خاکسار کو
رویا ہون خواب عیش سے اب اوٹہکے اسلئے — دیکہا ہے آج عالم رویا مین یار کو
اپنے نفس کیا گناہ سے یہ قصد ہے کہ اب — رحمت سے یاس ہو دل امیدوار کو
یہ ضعف تہا کہ بعد فنا جون یہ سلخ — جینی اوٹہا کے لیگئی ہے نقش زار کو
اوٹہ جائے رسم خندہ گل باغ دہر سے — تعلیم گریہ دون اگر ابر بہار کو
میری نگاہ خوبی تصویر پہ نہین — مین دیکہتا ہون صنعت صورت نگار کو

سوزان یہ فوت مطلب دنیا سے ہو ادا
سمجہائیے جناب دل سوگوار کو

۸۱

یون لئے پہرتا ہون مین اوس شوخ کی تحریر کو — جیسے کوئی کیمیاگر نسخہ اکسیر کو

مین تو کیا اے بت کہ حیرت مین ہین روز ازل
دیکھکر صورت گر قدرت تیری تصویر کو

کام میرا سر کشی سے یار کی آخر ہے اب
کیا ہوا اے جذب دل آخر تری تاثیر کو

شکل صورت دی ہے جیسی تجہے او بدکرم
کاش تو سیرت بھی دیتا اوس بت بے پیر کو

موت کو جانا حیات جاودانی وقت قتل
سمجھے آب زندگی آب دم شمشیر کو

کس جوان ماہ طلعت کو کیا مجھسے جدا
کیون نہ کوسون آہ مین عہد بد چرخ پیر کو

ہون وہ دیوانہ کہ بعت ہنکر لیے ہے مجھے
جانتا ہون کنج عزلت خانۂ زنجیر کو

اتنی کہنے پائے تھے کچھ عرض حال کہ کیا
فائدہ اس طول سے کر مختصر تقریر کو

ہمنے تو تدبیر کی تھی اونکے لانیکی یہان
لیکن اے سوزان کرین کیا ہم تری تقدیر کو

۲

جل گیا سوز غم عشق سے سینا دیکھو
پھنک گیا آتش فرقت سے کلیجا دیکھو

گل نظر سے گرے گر وہ رخ زیبا دیکھو
سرو سے جی پھرے گر وہ قد رعنا دیکھو

کس مین ہے طاقت دیدار الہی توبہ
کیا غضب کرتی ہوا حضرت موسی دیکھو

میری گودین سے وہ بسمت فنا جاتا ہے
جان کو جاتی ہوے جسنے نہ دیکھا دیکھو

سیکڑون کوس سے کیونکر چلے آئے یوسف
اثر جاذبۂ عشق زلیخا دیکھو

کھیل ایک یہان ہستی کا ہے یہ دنیا دو دن
یہان نیا ایک نہ ایک روز تماشا دیکھو

یہان اگر دام نہین دانہ یہ کیون ڈالا ہے
ہمصفیران چمن تم بھی ہو دانا دیکھو

جب سے دیکھا ہے اوسے صبر ہے نے ہوش ہے دل
آدمی تھا کہ پری زاد تھا کیا تھا دیکھو

جسنے اوس دلبر طناز کو دیکھا ایک بار — یہی حسرت رہے اوسکو کہ دوبارا دیکھو
بت ہرجائی کسی جائے تو ملجائے گا — میکدہ دیکھو حرم دیکھو کلیسا دیکھو

کہنے دو واعظ بیدرد کو سوزان آؤ
نئی بہو ویسے عیسیان لالارا دیکھو

ردیف الیاء

٨٣

بہت ہر رنگ دنیا نے کیا حیران یا اللہ — بہت ہی ہو گئی ہے جان ابلکان یا اللہ
وہ روز وعدہ یعنی دن قیامت کا کب آئیگا — نہایت دل کو ہے دیدار کا ارمان یا اللہ
تیرے دروازہ پہ کب سے پڑا فریاد کرتا ہوں — میرے بہی کس تیری صدقے تیرے ہان یا اللہ
تو اپنے فضل سے کرتا ہے سب کی مشکلیں آسان — میری مشکل کو بہی تو کر دے اب آسان یا اللہ
میں اپنی زندگی سے تنگ ہون فریاد کرتا ہون — ہزار دل رنج ہین اور ایک سی جان یا اللہ
مجھے اور یہ دل و دانش ترا انعام یا مولا — مین اور پہر یون خراب و خستہ تیری شان یا اللہ
جو قابل تہا تو اپنی فیض سے محروم کیون رکہا — دیا تہا سر تو دینا تہا مجھے سامان یا اللہ
تیری رحمت تو اس عاصی کی خاطر جمع کرتی ہے — یہ تیری بے نیازی کہوتی ہے اوسان یا اللہ

تو اپنے فضل سے پہنچا تو منزل پہ سوزان کو
کہ رہے ہیچ در ہیچ اور یہ انجان یا اللہ

٨٤

قسمت کہان کہ لپٹئے اوس دلربا کے ساتہہ — لپٹاتے ہین خیال کو اوسکے لٹک کے ساتہہ
وہ رات ہی کہ ہنسنا تھا کر رہا ہے آج — دعولے ہمسری کسی لف دوتا کے ساتہہ

اے شوق گل ضعیف ہا تو رنگ ہو
آئینگے اب کی باغ مین باد صبا کے ساتھ

اسواسطے کہ یار سے ہمکو جدا کیا
ہستی سے تا عدم گئے لڑتے قضا کے ساتھ

تقدیر شخص یہ سر و پا سے خدا بچائے
کرتا ہے وہ ہمسری اون لقا کے ساتھ

کرتی ہے روح جسم سے رہ رہ کے یہ خطاب
جینے بہت ندامت اوٹھائی ہے آپکے ساتھ

وہ دن خدا کرے کہ چمن مین ہم آئے پھر
اوس بیرنگ کو لائین ہوا کے ساتھ

یون آکے اس چمن مین ہوا خواہ چلدئے
آئے تھے سیر کے لئے گویا ہوا کے ساتھ

تجکو خبر بھی ہے کہ تیری رہ گزر مین ہم
برباد ہو رہے ہین تیری خاک پاکے ساتھ

مردان غیب مین سے ہین سوان سے ملے ہم
جاتے تھے شب ہوا یہ اک اہل خدا کے ساتھ

ہمین ہے ذات اقدس کا سہارا یا رسول اللہ
تمہارے بن نہین کوئی ہمارا یا رسول اللہ

کہو کیونکر نہ تمسے کہ تم محرم راز الٰہی ہو
تمہین معلوم ہے احوال سارا یا رسول اللہ

مجھے شوق الم کے معجزے سے ہو گیا ثابت
بلندی پر تمہارا ہے ستارا یا رسول اللہ

لیا کیجے نہ کیونکر بیٹھتے اوٹھتے تمہارا نام
تمہارا نام لگتا ہے پیارا یا رسول اللہ

اگرچہ کیسے ہی عاصی ہین بخشیگا خدا ہمکو
ذرا بھی کیجیے گا گر اشارا یا رسول اللہ

مدینہ مین مجھے پاس اپنے اب بلوائیے کب تک
پھرونگا ہند مین مارا مارا یا رسول اللہ

کرو اسوقت امداد مین دستگیری تم کہ ہین آخر
پڑا ہون یا بھلا ہون ہون تمہارا یا رسول اللہ

عبث ہے تمسے اب ہر وقت درد دل بیان کرنا
غم پنہان ہے تمپر آشکارا یا رسول اللہ

تصدق آپکے الطاف کے لبیک فرمایا	کبھی وقت ضرورت جب پکارا یا رسول اللہ
بھیجے اور حکم بود و باش ملک ہند یا اللہ	ہیں اور یوں زیر فرمان قضا را یا رسول اللہ

دیار ہند سے کیونکر لگے ہیں اہل دل نوران
مدینے سے نہ مکے نے پکارا یا رسول اللہ

۶۸

جب سے ہے زانوی مہ تسخیر پشت آئینہ	اوج پر ہے کوکب توقیر پشت آئینہ
یوں لگائی پشت آئینہ تیری زانو سے آہ	بخت پشت آئینہ تقدیر پشت آئینہ
پیر و صافی دلانکو آفت دوران سے کیا	بے خزاں ہے گلشن تصویر پشت آئینہ
کیوں لگائی کر کے زانو سے جدا دیوار سے	جرم پشت آئینہ تقصیر پشت آئینہ

معنی تقریر سے واقف نہیں سخن وران ہنوز
گو ادا طوطی نے کی تقریر پشت آئینہ

۶۹

کون جلد ایسے چلا جاتا ہے یہہ	وہ ہے یا عمر بیوفا ہے یہہ
لاکہہ بیگانہ نہیں سوا اپنا	ایک دنیا میں آشنا ہے یہہ
تہا جہاں جون خیال آئینہ	کچھہ نہ سمجھے نہیں ہوا ہے یہہ
جانتا ہوں حقیقت امکان	پہر نہیں جانتا کہ کیا ہے یہہ
کعبے کیا جائیں چھوڑ کر در دل	کہ تیرے رہنے کی تو جا ہے یہہ
کہاتے ہیں جسکے غم میں خون جگر	وہ خبر بہی نہیں ہوا ہے یہہ
شوق تہا ابتدائے الفت میں	اب تجربے انتہا ہے یہہ

یہہ تکبر یہہ خودسری یہہ غنا
آدمی ہے و یا خدا ہے یہہ

کیون نہ سوزان کا ہو شہانہ مزاج
کس کے دروازہ کا گدا ہے یہہ

ردیف یای تحتانی

نہیں بیخود ہوا مین ذکرِ رو و قدِ دلبر سے
مجھے نیند آگئی ہے داستانِ گل صنوبر سے

کہان ہتی مجکو یہہ امید صیادِ ستمگر سے
گلہ یون مجہہ اسیرِ دام کا کاٹیگا خنجر سے

طفولیت مین دی ہے جان مینے خوبرو پیہ
گیا ہو نہین کنارِ گور مین آغوشِ مادر سے

مین اک طفلِ بہشتی کے غم مین جان دیتا ہون
مجہے غلمان جنت غسل دینگے آبِ کوثر سے

لگی آتش جو یادِ رفتگان سے خانۂ دل مین
بجہایا مینے رو رو اسکو آبِ دیدۂ تر سے

نہین از خود ہوئی آمادہ سر دینے کو ہم قاتل
اشارہ تیغ نے تیری کیا تہا چشمِ جوہر سے

جلا دیگا اوسے یہہ خوف تہا ہم ورنہ جا ای خط
دلِ سوزان کو اپنے باندہتے بالِ کبوتر سے

ذرا سی بات پر ہو کر خفا جلانے لگتا ہے
دل اپنا آگیا کس طفلِ بدخو پر مقدر سے

اسیرِ زلفِ حوران خلد مین ہے اب دلِ شیدا
کہان سودائے عشق اپنے گیا بعد از فنا سر سے

پڑے رہتے تہے برسون گو مین ہوش ہم بیکس
لڑکپن مین مزا لیتے تہے ہم کا شیر مادر سے

تجہے ہے چشمِ فیضِ اربابِ رفعت سے بعینہ سوزان
ملا ہے کسکو پانی چشمۂ خورشید خاور سے

دلِ غمگین کو سوزِ عشق نے کیا کم جلایا ہے
کہ تو نے ناصحِ بے مغز میرا مغز کہایا ہے

سخنوں میں بھی تو نے کیا بات اٹھی شورِ ظہورِ حق
مجھے خوابِ عدم سے کس لئے تو نے جگایا ہے

یہی کہتی ہے روح اس قالبِ خاکی میں گھبرا کر
مجھے اے حکمتِ حق خاک میں تو نے ملایا ہے

نہوئی جسکو علم و عقل کہلاتا ہے دیوانہ
یہاں دیوانہ علم و عقل نے مجھکو بنایا ہے

ملا جب قیس بن میں لیلیٰ ناقہ نشین بولی
ترا جذبِ محبت مجھکو گھر سے کھینچ لایا ہے

معاذ اللہ کتنا ہے غلط بخشش سے افلاک تو بھی
تجھے اندازِ بخشش کا نہ ایسا آیا ہے

جو عالی طبع ہیں میری طرح سمجھا میں تنے خاک
جو سفلے ہیں اونہوں نے گوہرِ مقصود پایا ہے

لبِ ہر غنچہ سے بادِ بہار اوس گلکو کہتے تھے
چمن میں نقشِ گل تیرے لئے سینے پہ چھایا ہے

لے آنکھیں کھول سوزاں ہو تمہیں آغصہ جاتے ہے
یہہ ساقی دیکھ تو ساغر میں کیا شے لیکے آیا ہے

یہہ دنیا جسکو سوزاں چاہتے ہو دشمنِ دین ہے
معاذ اللہ حضرت کس سے تم نے دل لگایا ہے

۸۰

کس تمنا سے تہِ خنجرِ قاتل آئے
ہائے کیا لطفِ شہادت دمِ بسمل آئے

عشق ہے جس سے وہ ہے اور دگر نہ تو یہ
یہہ حسین اور کہیں ان پہ میرا دل آئے

آتے ہیں تیری طرف لیک یہ ہے ضعف کہ گر
دو قدم آئے تو پیچھے کئی منزل آئے

میں بھی تا منزلِ مقصود کبھی پہنچوں کاش
تا بہ منزل میرے بھی کوئی رہبر کامل آئے

کہتا ہے حضرت یوسف کو نشا کر وہ شوخ
دعوے حسن جسے ہوئے مقابل آئے

تم بھی ہو میری طرح جان سے اپنی بیزار
آرزو ہے کہ تمہارا بھی کہیں دل آئے

کوئی قاتل سے سلامت کوئی آیا ہوگا
ایکدو بار گئی ہم بھی سو گھایل آئے

فی الحقیقت عجب آزاد منش ہے سوزاں
آج اوس رند جہان سوز سے ہم مل آئے

۹۱

اے پیک صبا کہیو یہہ اوس غیرت نظر سے
کب تک کوئی غمدیدہ تیری دید کو ترسے

جاتے ہین پر افسوس یہہ ہمکو نہین معلوم
جا ئینگے کہان اور ہم آئے ہین کدھر سے

آتی ہے تجھے دیکھہ کے کیا کیا مرے دل مین
پر کہہ نہین سکتا ہون مین ظالم تیرے ڈر سے

مین ہی رہونگا جان کسی روز چمن مین
بو آتی ہے اک شخص کی مجھکو گل تر سے

ہون محو خیال کمر یار عجب کیا
غائب ہون اگر اہل زمانہ کی نظر سے

اک اہل نظر کی یہہ نصیحت ہے مجھے یاد
گر دیکھئے لیلےٰ کو تو مجنون کی نظر سے

گھر حضرت سوزان کے چلو ملنے کو تم بہی
آئے ہین رئیس وطن وہ رات سفر سے

۹۲

پوچھا جو اوسنے مجکو وہ خانہ خراب ہے
نکلا خوشی مین منہ سے میرے ہان جناب ہے

اے طالب تجلی حق کچھہ تو کہہ یہہ کیا
نصف النہار مین طلب آفتاب ہے

ہوش نظر کسی ہے خرابات دہر مین
وہ نشہ ظہور مین گو بے حجاب ہے

تم غیر سے بگڑ کے بناتے ہو مجھکو بس
مین خوب جانتا ہون یہہ جیسا عتاب ہے

ساقی پھر آ کے جام بکف از رہ عتاب
کہیو کہ لے پئے جسے ذوق شراب ہے

ہے دخل کسکو محفل جانانہ مین نصیب
اے دل نہ ہے نصیب جو تو باریاب ہے

ہمدم ہزار حیف کہ دنیا کے واسطے
ق عمر عزیز صرف غم و رنج و تاب ہے

اے بیخبر نہین تجھکو مگر کہ یہہ — دنیا خیال ہستی موہوم خواب ہے

سوزاں ملا دیا ہے ہتھین جسنے خاک مین
میری ہی اوسکے کوچہ مین مٹی خراب ہے

٩٣

عاشق ہوئے ہین ایک مہ لقا پر کئی دنسے — میرا ہے دماغ اوج سما پر کئی دن سے
اب ضعف یہ ہے بوئی خوش گل کیطرح ہم — جاتے ہین وہان دوش صبا پر کئی دن سے
جو سر کہ رہا ہے ترے قدمون مین ہمیشہ — وہ سر ہے نشان کف پا پر کئی دن سے
کسطور سے ہمین غیر کی کہنے سے نکالا — آتا ہے خیال اوسکی دغا پر کئی دن سے

ڈر ہے نہ کہین لے اوڑین پریان تجھے سوزان
مین خواب مین اوڑتا ہون ہوا پر کئی دن سے

٩٤

خوش ہوئے ہین گرچہ وہ بیرحم خفا ہے تو سہی — کہ غنیمت ہے خیال اوسکو میرا ہے تو سہی
فقر قسمت مین لکھا اور دل امیرانہ دیا — تجھکو ہے مجھسے گلہ کلک قضا ہے تو سہی
تاب دیدار ترے لیے وہان لائیگا کون — دل بیتاب تجھے شوق لقا ہے تو سہی
گر نہین ہے نسیم ارض و سما مین وسعت — کہ میرے دلمین ترے رہنے کو جا ہے تو سہی
تاج ہے داغ جنون فوج ہجوم طفلان — سایۂ داغ مجھے ظل ہما ہے تو سہی
بات پوچھی نہ کسی نے ہی تو ہم کیا جانین — کہ ہمارا کوئی دنیا مین بہلا ہے تو سہی

جس طرف دیکھئے سوزان صور موہومہ
کیونکر کہئیے کہ کوئی غیر خدا ہے تو سہی

دل ویران ہمین ہے صحرا ہے — دیدۂ تر ہمین ہے دریا ہے

نسبت اوس ماہ چاردہ سے کیا — ماہ کنعان بہی جسپر ا چہپا ہے

جسکو عطر گلاب کہتے ہین — اوس گل اندام کا پسینا ہے

جسکو کہتے ہین ماہ عالمتاب — یار کا روئے عالم آرا ہے

جس کو کہتے ہین چشمۂ حیوان — آپ کا لعل روح افزا ہے

جو ہے وہم و خیال سے باہر — میرے دل مین خیال اوسکا ہے

نہ تو سنتے ہین اور نہ دیکہتے ہین — گوش شنوا ہے چشم بینا ہے

مجہکو آواز دے کے زندہ کیا — قاصد یار کیا مسیحا ہے

دیر سے پہر چلا ہے کعبہ کو — دل ترا بہی کہین ٹہکانا ہے

ملے سوزان سے کیا کوئی خوش ہو — ہر دم از خویش رفتہ رہتا ہے

ولہ

یہہ چادر نور رخ روشن نے جسکی یہان کعبہ میں تنی ہے — چراغ دیر و کنشت مین بہی اوسکی جلوہ کی روشنی ہے

نشان مردمی قتل میں و ملنگ لیے شیر افگنی ہے — ہمارے نزدیک دوستی کو قتل کرنا ہی دشمنی ہے

جو اوسکی حکمت کا ہی تقاضا وہی کیا اور وہی کریگا — کہ حکم اوسکا ہی ملک اوسکا کسیکو کیا جائے دم زنی ہے

کہان گیا آہ شوخ قاتل ہمین سر راہ کر گیا بسمل — تڑپتے ہین مثل مرغ بسمل کمال تکلیف جان کنی ہے

ہم اپنے خود دل کے بادشاہ ہین کسیکو خاطر مین [?] لائے — اگرچہ درویش بینوا ہین ولیک عہدہ شکر دل غنی ہے

سمجھہ رہے تھے کہ عشق خوبان کوئی نہایت ہے اکام شان
پر آپ سے کیا کہون سوزان جو کچھہ کہ اب جان پہ بنی ہے

گر دل کے گون کا ہجوم اپنے مقرر جانئے
شاہ اقلیم جنون مین ہمکو شکر جانئے
ہاں وہ زبردست ہان کہتے ہیں بیچین مین مجھے
مے کی گھٹی اسکو جانئے شیر یا در جانئے
تم لب و دندان کا اپنے ایک بوسہ دو ہمین
ہم تمہین دینگے جو تمکو لعل و گوہر جانئے
چہرۂ محبوب کو مشاطہ کی حاجت نہین
تجکو کیا اے میرے بگڑ فکر زیور جانئے
دل تڑپتا ہے نشے کے واسطے بعد از فنا
فاتحہ میری دلانی جام مے بر جانئے
آرزوئے قتل مین مرتا ہون شیخ بت کی جگہہ
حلق مین اسوقت میرے آب خنجر جانئے
سہل ہے اوس سرو سیم اندام کا ملنا مگر
ہاتہہ مین لے حضرت دل مثل گل زر جانئے
ایک مرزا کے تعشق مین کہے ہے یہ غزل
واقعی لکھنے کو اسکے کاغذ زر جانئے
جان اک آتشپارہ گل ہیرے یہ تجھے غم مین دی
قبر پر سوزان میری پھونگی چادر جانئے

دیگر

دل چاہتا ہے تو جسے وہ تیرے پاس ہے
کم بخت کیا ہوا تجھے پھر کیون اداس ہے
اے جان غم رسیدہ نا کام الفراق
دل کو وصال یار سے کچھہ آج یاس ہے
عادت کو جانتا ہون مین اپنے نصیب کی
آیا ور مجھسے ملئے مجھے کب یہ آس ہے
بلبل کیطرح جلتے ہین نالان مین سبکی
اس گلشن جہان کی ہوا کسکو راس ہے

سوزان تجھے ہے فکر عمارت عبث یہان
نادان یہہ قصر عمر تر ا بے اساس ہے

٩٨

غالب کہ کوئی دم میں شب وصل گزر جائے
اور جان حزین یار کے ہمراہ سحر جائے

اے چشم گہر بار جہاں تک کہ نظر جائے
دامان زمین آج دُر اشک سے بہر جائے

جس روز کہ میں ناشدنی گہر میں نہوں کیوں
وہ مہر گسل اور اوسی دن سے گہر جائے

میں وہ کہ جو کچھ تو کہے مجکو وہی کرنا
تو وہ کہ کہے اور اوسی وقت مکر جائے

ہے سب جگہہ اور پہر وہ کہیں جا نہیں ہے
گر کوئی اوسے ڈہونڈنی جائے تو کدہر جائے

ہر چند کہ جینے سے ہے بیزار دل زار
پر کیجیے کیا آپ سے کیونکر کوئی مر جائے

کر دفع غم عشق میں جلدی کہ مبادا
یہہ دشمن جان گہر دل شوریدہ میں کر جائے

جاتے ہیں سبھی ایک جگہ جی پوچھیے سوزاں
جاتا ہے اوسی کا جو حقیقت سے خبر جائے

ولہ

٩٩

باز آتا ہے نہیں فریاد سے
تنگ آیا ہوں دل ناشاد سے

مثل لالہ لیے دل پر داغ چند
لے چلے اس گلشن ایجاد سے

موت اچہے وقت آئی شکر ہے
بچ گئے ہم منت جلاد سے

باغ میں تہے عاشق گل دام میں
جب سے آئے عشق ہے صیاد سے

قدرت اتنی خوش قدونسے ہے کہاں
بہاگتا ہوں سایۂ شمشاد سے

مجکو شاگردی سے آتا ہے لحاظ
میں نہیں پڑہتا سبق استاد سے

آہ سوزاں جب سے غالب اوٹہہ گئے
اوٹہہ گیا ہے دل جہان آباد سے

آہ سوزاں جب سے غالب اوٹھ گئے
اوٹھ گیا ہے دل جہان آباد سے

اوٹھوائیں تو سہی مجھے اس آستاں سے — میں ہاتھ دھو کے بیٹھا ہوں آج اپنی جان سے ١١
وہ شمع ہوں کہ کٹ گئی تقدیر سے زبان — میں سوز سینہ کہنے نہ پایا زبان سے
ابتک ہے محو لذت بوسہ دہان زخم — کیا جانیں تھا یہ تیر جفا کس کمان سے
اے سرو تجھسے ہے دل اندوہناک خوش — ملتی بہت ہے تیری طرح اوس جوان سے
میں دل فگار آہ کروں کسطرح بیان — اور درد دل فگار ہے باہر بیان سے

سوزاں حجاب ہے مرے اور اوسکے درمیاں
کاش اوٹھے یہ حجاب کہیں درمیاں سے

وہاں وہ خوف رسوائی سے باہر کم نکلتا ہے — یہاں دیکھے بغیر اوسکے ہمارا دم نکلتا ہے ١٢
ترا بیمار ہجراں جسجگہ ہے اوسجگہ سے جو — نکلتا ہے وہ اب با دیدۂ پرنم نکلتا ہے
جو میں روتا ہوں تو بیاد گر ہنسکر یہ کہتا ہے — کہ ہاں داغ آپ ہی فی الجملہ دلکا غم نکلتا ہے
وہ جاڑوں میں نہیں یاں اس سے دل جلتا ہے کیا — دھواں سینے سے دمکے ساتھ ہے جب دم نکلتا ہے
اگر مثل خضر میں چشمۂ حیواں پہ جاتا ہوں — تو آب زندگی کے بدلے اوس سے سم نکلتا ہے
میں اور مدح ایران شاہ ہمنشیں جب وہ — سمجھا ہی لفظ مدحت منہ سے حرف ذم نکلتا ہے
گیا در پہ جو اوس سا بچے تو کہا نکلو — نہیں بے قول لیکر نکلے سے اب ہم نکلتا ہے
چلیں موسیٰ سی عیسیٰ عہد شاہ انبیا آیا — جبیں ساری ستارے نیر اعظم نکلتا ہے

گو سوزان نے دی جان آج اوس بت کے چہین
کہ در و دیوار سے آوازۂ ماتم نکلتا ہے

کہتے ہیں کہ بے ربط کی صحبت نہیں ملتی | یہ جا ہے کہ بے لطف و عنایت نہیں ملتی
کیا کیا ہیں غم دین کہ نہیں فرصت ملالہ | یعنی غم دنیا سے فرصت نہیں ملتی
رضوان کسی انسان پر پڑا دے ملوا | حور دل سے ہماری تو طبیعت نہیں ملتی
اوس شوخ نے تو ملکے سفر کی دے اجازت | پر حضرت دل سے اب اجازت نہیں ملتی
ہم جیسے فقیروں سے خدائی خرقہ زہاد | یہ پہر دختر رز سے بڑی آفت نہیں ملتی

کس شوق سے آئے تھے زیارت کے لیے ہم
افسوس ہے سوزان تری تربت نہیں ملتی

کاش دنیا میں دل رنج کہن بہر کے | کہ سب انسان بتا ہم تن بہر کے
شوق گلگشت غم عشق صنم میں بہ جگے | کریں آراستہ احباب چمن بہر کے
بار اندوہ بتان دل میں ہے ہم لوگوں کے | بہاری ایسے ہیں کہ گویا ہیں بن بہر کے
بوجھہ گران جان کا جو سایہ بہی بہر ہم کیا | کہ اوسی وقت ہوں جنگل میں بن بہر کے

طبع مہر و وفا سیم تنوں سے سوزان
دل سخت ان کے ہیں سے حضرت بن بہر کے

خوبصورت ہو اگر کوئی | پاس عشق و وفا کرے کوئی
اوسکو ساقی بنائیے لیجے | دعوی اتقا کرے کوئی

محتسب تا بمیکدہ پونہچا ۔ در گزر تا کجا کرے کوئی
حج اکبر زیارت دل ہے ۔ طوف کعبہ کیا کرے کوئی
زخم سینہ ہے چاک جامہ نہین ۔ اسکو کبتک سیا کرے کوئی
کعبہ و دیر مین دہرا کیا ہے ۔ غور دل مین ذرا کرے کوئی

گرم تدبیر سب ہین پر سوزان
تیری قسمت کو کیا کرے کوئی

١١٠

ہم زندہ دیر سال جو ابتک جہان رہے ۔ مسعود دولت می پیر مغان رہے
بتخانہ مین رہے کہ حرم مین جہان رہے ۔ مشتاق مثل شمع ہم آتش بجان رہے
بعد از فنا بدن پہ جفائین تری ہین ۔ تا زیست جان پر ستم آسمان رہے
آوارہ جسکے غم مین پہری عمر بہر ملا ۔ یہہ بہی نہ پوچہا تُنے و تون تم کہان رہے
جاتے ہین سیر کرکے برنگ نسیم ہم ۔ آباد عندلیب ترا گلستان رہے
باغ جہان مین ہم بہی ہے کوئی روز پر ۔ پامال غم بصورت برگ خزان رہے
اے دل کی آگ تو نہ بجہے ایک دن بہی ۔ برسون ہمارے آنکہ سے دریا روان رہے
دل کو نہی جہان مین رغبت کسی طرف ۔ وہ دلبر یگانہ نہی دو جہان رہے
ہان کس طرح گیا تو اور اوسنے کیا کہا ۔ اے قاصد خجستہ وہی داستان رہے

سنتے ہین آج حضرت سوزان خرابہ پرست
کل تک تو خواستگار وصال بتان رہے

چلین تو پانہ کو دست چہرا نہین سکتے
قدم کو اوسکے گلی سے اوٹھا نہین سکتے

خبر مزاج کی آے وہ پوچھنے وان سے
کہ جنکے سامنے کچھہ لب پہ لا نہین سکتے

چمن مین کون یہہ گلگشت کے لیے آیا
کہ پہول جامے مین پہولے سما نہین سکتے

وہ دلفریب ہے شیدا اوس نگاہ کی ہے کرا
مصوران ازل بھی بنا نہین سکتے

[illegible] ہوا ہے دل اب [illegible]
زیادہ اس سے ہم غصہ کہا نہین سکتے

ہزار چاہین ہم آنا اگر نہ تو چاہے
کسیطرح سے بھی تو تجھہ تک آ نہین سکتے

بندھے پڑے ہین کمند غم محبت مین
ہم اس گلی سے کہین اوٹھ جا نہین سکتے

خبر محلہ مین گھر گھر ہوئی ہے سوزان آہ
اب اپنے گھر مین بھی اونکو بلا نہین سکتے

برا ہے نام دہن سے نہین دہن کیا ہے
کہو لطیفہ غیبی نہین سخن کیا ہے

یہہ تیغ ہے یہہ کفن ہے یہہ سر ہے بسم اللہ
تامل اے بت بے مہر تیغ زن کیا ہے

ہر اک سے مہر و وفا اور ہم سے کینہ و بغض
تمہارے دل مین کہو مہربان من کیا ہے

یہہ بو ہے خوش یہہ اک تازگی یہہ رنگ
مگر کہ نام خدا پہول ہے بدن کیا ہے

ملے ہین سرو گل اندام خاک مین کیا کیا
نہو جو اصل گل و سرو یاسمن کیا ہے

جدہر خیال کرو شور نالہ جان کاہ
گلی اوسی گل رعنا کی ہے چمن کیا ہے

خدا پرست مجھے لوگ کہتے ہین اور مین
صنم پرست ہون ایسا کہ برہمن کیا ہے

مین آفتاب سے آنکھین لڑانے والا ہون
میری نظر مین بھلا شمع انجمن کیا ہے

لیے پہرتے ہین ملک خلد جنان سوزان
شہید عشق ہون مین حاجت کفن کیا ہے

۱۰۸

سیہہ تو سر ہے اور یہہ شمشیر ہے — قاتل اب کیا قتل مین تاخیر ہے
طالب اکسیر ہے زاہد و کہو — خاک کوئی میکدہ اکسیر ہے
محتسب مجہہ رند کے کیون سر ہوا — دختر رز کیا تیری ہمشیر ہے
ہم تو دیوانہ ہین لے ارباب عقل — گہر ہمارا خانۂ زنجیر ہے
کیا پڑہینگے اور کیا سمجہینگے لوگ — خط پیشانی میری تحریر ہے
دیکہنے جب اسکو حیران وغفا — دل ہے یہہ یا غنچۂ تصویر ہے
صبر گیا اب دل غمگین مین اک — آہ ہے سو وہ بہی بے تاثیر ہے
چار ہے مین اور گریبان چاک چاک — شوق کوئی یار دامن گیر ہے

آپ کی تدبیر اچہی تہی مگر
اپنی ہے سوزان بری تقدیر ہے

۱۰۹

ہان پلا ہی چکے اب اے ساقی تو مجہے — ہان سنا ہی کوئی چیز اے مطرب خوش گلو مجہے
آج تو نہ توڑنے کو مستعد بیٹہا ہون مین — آرہی ہے زہد و تقوی سے ریا کی بو مجہے
سرو پر بیٹہی ہوئی اور یہہ تلاش سرو ہے — فاختہ اچہی نہین لگتی تیری کوکو مجہے
مین اور ان خود فروشی کہتا خواہش فوق نظر — اور ہی کچہہ چیز ہے جسکی ہے جستجو مجہے
اہل دنیا جہسے ناخوش اہل دین مجہسے نفور — کہو گیا اے عاشق دنیا و دین تو نے مجہے

کس طرح اوڑ کے پہنچا دم میں اوسکے پاس
ہای کیا ہوتا خدا دیتا پر و بازو مجھے

حج ہوا جسدم زیارت سے مشرف ہو گیا
سنگ اسود ہے وہ خال اور کعبہ ابرو مجھے

یا تو سنگ و خشت سے آتی ہے بوی گل کبھی
یا اب آتی ہے دل لیلی سے پھر دلکی بو مجھے

جب سے سوزاں نے سنائے شعر دل کو چھیڑ کے
ہائے کیا باتین بنا کر گیا جادو مجھے

۱۱۴

تم سچ کہو یہ جانیکے کیسی سنا چلے
کیون غمزدہ کو بیٹھے بٹھائے رلا چلے

دل نوحہ گر نکالے ہین آنسو جو آنکھ سے
کہنا ضرور چاہیے جب تم قضا سے چلے

چلتا نہیں ہے اپنے ہی دل پر جب اختیار
بس اور اختیار کسی پر تو کیا چلے

آو ہمارے کندھے پہ ہو جاو تم سوار
بیدل ہمارے ہوتے تمہاری بلا چلے

قربان تیری ای اثر جذب اشتیاق
مڑ مڑ کے لوٹ وہ میری طرف دیکھتا چلے

جیسے کہ بیٹھ ہم گئے ہین ضعف مین نڈھال
بچے جیسے ہو نئے گھسٹتا ہوا چلے

دل کہے تو کہتے ہین چلنے کے اب کسی
اب تو ادھر چلینگے جدھر دلربا چلے

جا پہنچے اوسکے کوچے تک اپنے ہی شوق خاک
یا مرسل الریاح کچھ ایسی ہوا چلے

افسوس ہے کہ غنچۂ افسردہ کی طرح
جب بے خطا ہم آپ سے ہی دلسے خفا چلے

سوزاں یہ ہم پہ کیا بنی اوس بت کو شغل ہے
اشعار دردناک سنا کر رلا چلے

۱۱۵

رقیب جب ہو ایہ غمزہ کی گفتگو کیا ہے
ہماری جب نہ سنی بات وہ تو کیا ہے

سر و ساماں نہیں ہم سے مہیا ہوتے — ورنہ فرعون تو کیا اوسکے بہی دادا ہوتے

یہاں ہیلا وہ وہم اور ہاں عدد بنکا — ایسے ہوتے تو ہمی کاش نہ پیدا ہوتے

کر دیا تیری محبت نے جہان مین بدنام — نہ تجھے چاہتے نہ خلق مین رسوا ہوتے

دین ہوا اور نہ دنیا ہوئی ایکاش ایسے — اہل دین ہوتے سے تو طالب دنیا ہوتے

ڈرتے کیون مرنے سے کیون دل تپا بیٹھی — لوگ اگر شیفتۂ قامت رعنا ہوتے

کچھ نہ ہوتے یہ تو اللہ یہ انا ثبت سے — کچھ اگر ہوتے تو کیا جانئے ہم کیا ہوتے

ق

گر گزر باغ مین اوس سرو رواں کا ہوتا — تو نہالان چمن محو تماشا ہوتے

چومتا پاؤں زمین مین سے نکل کر سبزہ — لالہ و نرگس و گل یار گلے کا ہوتے

جب سے خوبوں پہ وہ عجب ہیسے ہی کہتے ہیں — کاش ہم بہی کوئی معشوق دلآرا ہوتے

حکم سجدہ مین ناز و لکا ہوا پڑہ لینگے سب — ہم تو قد مومنین تیری ناصیہ فرسا ہوتے

یار کے رنگ مین سنوار نہیں بلجانا تہا
وہ گل تب تجھے تو ہم بلبل شیدا ہوتے

۱۱۵

وہ بیخانہ در پئے شکست سبو ہے — یہ آخر وفا پیشگان کا لہو ہے

کہاں ہے تو اے عمر رفتہ کہ اب اس — کف خاک کو پہر تیری جستجو ہے

خدنگ جفا سے لہو مین نہا تا — یہی اہل درد و وفا کا وضو ہے

تیرا سینہ مین رو رہا ہے دل اتنا — وہ شوخ پیدا دکیا خوش گلو ہے

نکیون دیکہکر گل کو رشک آوے بلبل — دہن نازکی ہے دہی تنگ بو ہے

ہوئی ہے طرف تیری یہ جمع ہمت		کہ ہر شے کو مین جانتا ہون کہ تو ہے
یہہ ہے کون بندہ جہان سے نرالا		کہ اسکے خدا سے جہان کیسی خو ہے
دم واپسین ہے کہو کوئی جا کر		کہ ملنے کی تیرے اوسے آرزو ہے

وہ سوزان چلے آتے ہین میکدہ سے
بغل مین صراحی ہے سر پر سبو ہے

جب سنتے ہین نالے بوالہوس کے	۱۱۶	ہم دیکھتے ہین فلک کو ہنس کے
ہین طایر ناتوان ہون صیاد		ظالم میرے پر نہ باندہ کس کے
ناصح ہمین رونیکو نکر منع		آنسو نہین ہین ہماری بس کے
اغیار کے سر ہے شوخ عیّار		شعلہ ہے گردشت خس کے
خط کے آنے سے چہرہ اوسکا		مرجھا گئی پہول رات بس کے
ملتے ہین یون اوس سے روز سو بار		بچھڑے ملین جیسے سو برس کے
بیزار ہے دل جہان سے صیاد		سوراخ ہی بند کر قفس کے
کہلتا نہ دہان تنگ کا حال		کیا کہوئی ہے بات اوسنے ہنس کے

سوزان چلو میکدہ تو ہے بند
تکیہ مین لگا مین دم جرس کے

ادہر طرف وہ بگڑ کے جا بیٹھے	۱۱۷	اس طرف ہم اکڑ کے آ بیٹھے
خوب منصف ہین آپ ہی آداب		خانۂ دل میرا دبا بیٹھے

ہنس ہے کہڑا ہوا بے رحم
روتے ہین دوست آشنا بیٹھے

پہر نہ دہان سے ہوا نصیب اوٹھنا
ہم جہان مثل نقش پا بیٹھے

جب ترے بیٹھنے سے ناخوش ہین
اوٹھہ اے دل تیری بلا بیٹھے

باغبان ہم کہان یہ باغ کہان
فصل گل کے سبب سے آ بیٹھے

اسطرح غیر جیسکے وہان بیٹھ
جسطرح کوئی چہوڑ تا بیٹھے

راہ عشق و وفا مین رکہکے قدم
دین و دنیا سے ہاتھہ اوٹھا بیٹھے

آج دنیا سے اوٹھہ گئے سوزان
رو رہے ہین سخن سرا بیٹھے

۱۱۸

قصہ درد دل خستہ سنانے آئے
قصہ کوتاہ کہ ظالم کو رولانے آئے

شیخ جی اوسکو تو کچہہ بہی نکہا واہ وا
آپ بہی آئے تو ہمکو ہی دبانے آئے

دین کے کام بہی ہو جاتے ہین دنیا کے طفیل
آئے مسجد مین تو بازار کو جانے آئے

گزری اوس سے جو ہین عشاق کیا جانئے کیا
کہ ہمکو کسطرح خاک اوڑانے آئے

برف کی قلفیونکا اونسے کر آئے عدد
گل کے ملنے کی غرض اور جتانے آئے

مثل چنگیز جسے دیکہہ لیا قتل کیا
راہ مین کشتونکے پشتے ہی لگانے آئے

ہاتہہ مین ساز خوش آواز بغلمین بلبل
عالم نشا مین کیا گاتے بجاتے آئے

کیا کہو گے جو کہا مثل امیرانے سوزان
کیون نہ بگڑی ہوئی باتون کو بنانے آئے

۱۱۹

کہا بلبل سے گل نے مسکرا کے — سنا یہ شعر تیرا سو قت گا کے
برا ہو عشق کا باغ عدم سے — کیا برباد اس گلشن مین لا کے
پھرا گل جلوہ گر ہے جس چمن مین — وہان پر چلتے ہین بادِ صبا کے
دل و ایمان دین کھویا سبھی کچھ — بہت پچھتائے تجسے دل لگا کے
جہان مشتِ غبار اپنا پڑا تھا — وہ وہان سے جاتے ہین دامن اوٹھا کے
نہ مونس ہے نہ دلبر ہے نہ دل ہے — مجھے اے چرخ کیا لیگا ستا کے
خدائی کی لیا بس بندگی مین — طفیل اپنے دل بے مدعا کے
کیا کیون مبتلائے عشق اے چرخ — ہمین کیا مستحق تھے اس بلا کے
کیا دنیا کو مینے آج سے ترک — اوٹھائے نخرے کون اس بیوفا کے
کہا ہے کس ادا سے تم نہ بولو — ذرا پھر کہو صدقے اس ادا کے
ہمین لائق تھے کیا اے وائے قسمت — ستم کے قہر کے جور و جفا کے
کہ اس محفل مین مستوجب ہین سب اور — وفا کے مہر کے لطف و عطا کے

بس اب عشق بتان کر ترک سوزان
خدا کا خوف کر بندے خدا کے

فدا ہین اس کلام جان فزا کے — نثار اس خندۂ دندان نما کے
سوادِ زلف سے مضمون واللیل — رخ روشن ہین معنے والضحیٰ کے
نگاہ غور سے دیکھا تو گل مین — بہت ہین طور اس رنگین قبا کے

نظر ترچھی ہے ٹوپی بھی ہے ٹیڑھی — فدا یار اس تیرہی بانکی ادا کے

سُنے افسانۂ فرہاد و شیرین — تماشے دیکھے کاہ و کہربا کے

فلک اس خاکدان مین نقش پا ہون — ستمگر مجھکو کیا لیگا مٹا کے

چُرا کر لیا دل ہاتھ مین سے — نکیون قائل ہون ہم دزد حنا کے

قطعہ

کہین کیا حضرت سوزان ہم احوال — دلِ نادان و بخت نارسا کے

تلاش کیمیا مین ایک مدت — رہے در پے عقاقیر و دوا کے

بہت مرجا بھرے بے زاد و بے برگ — بہت در پے تھے ہر بے نوا کے

ہزارون دیکھین اس فن کی کتابین — ہزارون نسخے دیکھے آزما کے

ہوا عالم مین جب شہرہ ہوس کا — لگے آنے مہوس جا بجا کے

کوئی بولا نکالو روغن گل — کہین سے بھینس کا انڈا منگا کے

کوئی بولا نکالو چیل کا دودھ — کہین سے بیضۂ سیمرغ لا کے

بہت لوگون نے اس اثنا مین بے لاگ — دکھایا سیم و زر بھی کچھ بنا کے

ولیکن جب بچشم غور دیکھا — نہ تھا کچھ بھی بجز مکر و دغا کے

سوائے نسخۂ غزالی آخر — ہوئے منکر ہر ایک کی کیمیا کے

رہا کعبہ مین سوزان منقبض دل

کھلا ہے آج میخانہ مین آ کے

ولہ

چمن ہے نہر ہے ابر و ہوا ہے — اگر آجائے ساقی تو مزا ہے

کہا نیزہ پہ لٹکا کر سر اسد — کہ نخلِ آرزو مین پہل لگا ہے

بلا سے گر نہین ملتا نہ مل تو — بُتِ کافر ہمارا بہی خدا ہے

طبیبِ مشفق اس دار الشفا مین — ہمارے دکہہ کی بہی کوئی دوا ہے

سڑا دیوانہ پاگل واہی احمق — مجہے جو آپ فرمائین بجا ہے

کہا کرتا ہے اکثر وہ پری زاد — کہ قومِ آدمی کل بیوفا ہے

ترا وہ سحرِ قدرت ہے کہ جسمین — یہہ قصر ہفت برج ایک بلبلا ہے

ملاقات آنکر جلدی کرو تم — مری دلکو بہت شوقِ لقا ہے

نہ گل ایک حال پر رہتا ہی نہ خار — یہہ گلشن بہی عجب عبرت سرا ہے

اگرچہ ہے قلندر وضع سوزان
مگر مُلکِ سخن کا بادشا ہے

جس سے دنیا مین آشنائی کی — اوسنے ہی ہمسے بیوفائی کی

متکبر نہین ہون یہہ مجہہ مین — شان ہے اوسکی کبریائی کی

بادشہ ہون مگر تمنا ہے — درِ میخانہ کی گدائی کی

مستِ عیشِ وصال رہتے تہے — کیا خبر تہی غمِ جدائی کی

زلف و رخ کے وصف لکہتا ہون — مشک ہو جائے روشنائی کی

موسم گل گذر گیا صیاد — اب تمنا نہین رہائی کی
سر شوریدہ پہر کہین نہ جہکا — جب سے اوس در کی جبہہ سائی کی
ہمہ تن گوش تہے چمن مین گل — بیٹہے جب دم غزل سرائی کی

پادشاہ کلام اے سوزان
سیر کر ملک بے نوائی کی

پہر پریشان دل شید اہے خدا خیر کرے — سر مین پہر جوشش سودا ہے خدا خیر کرے
صفت ماہی بے آب پہر اب دل تڑپا — پہر روان آنکہہ سے دریا ہے خدا خیر کرے
غم نے پہر کی ہی مرے دلپہ قیامت برپا — پہر خیال قد رعنا ہے خدا خیر کرے
آنکہہ کے سامنے پہر رہنے لگی ایک صورت — دل پہر اب محو تماشا ہے خدا خیر کرے
کرکے پہر طرز تبسم کو کسی شخص کے یاد — دل ٹپا سینہ مین روتا ہی خدا خیر کرے
فصل گل آئی ہی مائل طرف دشت جنون — پہر ہمارا دل دانا ہے خدا خیر کرے
لیکے جب تخلیہ مین بوسہ ہوئے ہم مضطر — بوسے کیا اور تمنا ہے خدا خیر کرے
لیگئی تخلیہ مین حضرت یوسف کو مگر — اور کچہہ قصد زلیخا ہے خدا خیر کرے
منہ سے کہتا تو ہون توبہ مگر اے شیخ مبنون — دلمین ذوق مے و مینا ہی خدا خیر کرے
آہ کے پہر دل سوزان سے شرار ہے نکلے — شعلہ پہر آگ کا بہڑکا ہے خدا خیر کرے

سنکے بیماری سوزان کی خبر از رہ درد
لگے کہنے کہ برا حال ہے خدا خیر کرے

پیغام گل دیا جو نسیم بہار نے — بلبل قفس میں سر کو لگی دینے یار نے
کیا روح باغ باغ ہوئی باغ خلد میں — روندا جو مشت خاک کو اوس شہسوار نے
شکوہ ہے یار کا نہ شکایت ہے غیر کی — جو کچھ کیا ہے طالع ناسازگار نے
فراش بادہ میں گلونکا بچھا ہے فرش — قصد چمن کیا ہے مرے گلعذار نے
ہوتی ہے وحشت آدمی کی شکل دیکھکر — وحشی بنا رکہا ہے دل بیقرار نے
میں غم کو کہاؤں کہا غم جانگزا مجھے — پیدا کیا اسی لئے پروردگار نے
گر اوسکی رہ میں جان بھی دیدی تو حق یہ ہے — کچھ حق ادا کیا نہ دل حق گزار نے
رخسار پر یہ کاکل مشکیں نہیں ہے یہ — گھیرا ہے ملک روس کو فوج تتار نے

ہم بیکسوں کی قبر پہ سوزان پس از وفات
روشن کیا چراغ دل داغدار نے

مسدس بر غزل حافظ علیہ الرحمۃ

سالہا شد این دل ناکام را — صرف غم کردست صبح و شام را
حالیا این رند می آشام را — ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

من ز غم گم کردہ ست و پائے خود — در بلا افتادہ ام اے وائے خود
با کہ گویم قصۂ غمہائے خود — محرم راز دل شیدائے خود
کس نمی بینم ز خاص و عام را

گل بشوقش چاک کرده پیرهن | بلبل اندر یاد رویش نعره زن
فاخته با کبک سرگرم سخن | شکر دیگر سبزه اندر چمن

هر که دید آن سرو گل اندام را

باده در ده ساقی ای جان جهان | خوش بخوان هان ای مغنی خوش بخوان
توبهٔ خود را شکستم این زمان | گرچه بد نامیست نزد عاقلان

ما نمی خواهیم ننگ و نام را

می فروش از من چه خواهی سیم و زر | نیست چیزی غیر ازین دلقم دگر
دست می بندم به بیشت زود تر | ساغر می برکفم نه تا زسر

برکشم این دلق ازرق فام را

چند مشغول نماز بی حضور | چند طاعت از پی حور و قصور
ساقی ای چشم بد از روی تو دور | باده در ده چند ازین باد غرور

خاک بر سر نفس نافرجام را

با می آشامی مرا خاطر خوش ست | با می و جامی مرا خاطر خوش ست
با گل اندامی مرا خاطر خوش ست | با دلارامی مرا خاطر خوش ست

گر دلم یکبار برد آرام را

عشق بزد آتش اندر جان من | آشکارا شد غم پنهان من
سوخت بر عالم دل یاران من | دود آه سینهٔ سوزان من

سوخت این افسردگانِ خام را

بس کن ازین نالہ و شور و شغب — بعد ازین نہ مُہر خاموشی بلب
ہمچو سوزان تا بکے رنج و تعب — صبر کن حافظ بسختی روز و شب

عاقبت روزے بیابی کام را

مسدس

گنج خسرو خزانۂ قارون — عقل و علم حکیم افلاطون
پرنیان و خز اطلس و اکسون — حسب دلخواہ گردش گردون

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

تخت و دیہیم گنج زیور زر — لعل نایاب سلک دُر و گہر
مال و دولت خزانۂ و لشکر — یار دمساز رشک شمس و قمر

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

وسعت عرش و آسمان و زمین — عظمت جبرئیل سدرہ نشین
دوزخ و گلشن بہشت برین — راہ دور و دراز کفر و دین

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

سبزہ نو دمیدہ آب روان
لالہ و ارغوان گل و ریحان
نہر و تالاب مثل آب جنان
گلستان رشک گلشن رضوان

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

عربی گھوڑیان صبا رفتار
ہاتھیوں پر عماری زر کار
اونٹ بغداد کے قطار قطار
ابر پر برق جیسے آتشبار

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

آئینہ خانہ اور رنگ محل
فرش سنجاب و قاقم و مخمل
در و دیوار بے نظیر و مثل
جس پہ پائے نگاہ جائے پھسل

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

شادی و عیش و ناز و دور شراب
ساقی ماہرخ شب مہتاب
طرف گلزار صحبت احباب
مطرب خوش نوا و چنگ و رباب

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرہ نیست پیش اہل جنون

جاہ جمشید شاہ بحر و بر
عمر الیاس و نوح پیغمبر

شوکت بادشاہ اسکندر — دم عیسیٰ مسیح و علم خضر

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرۂ نیست پیش اہل جنون

سلک در و گہر ہے تو کیا ہے — زیور سیم و زر ہے تو کیا ہے
علم و فضل و ہنر ہے تو کیا ہے — جودت طبع گر ہے تو کیا ہے

طبع

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرۂ نیست پیش اہل جنون

گر تجھے علم کیمیا ہے تو کیا — علم نیرنج جانتا ہے تو کیا
علم موسیقی آگیا ہے تو کیا — مثل سوزان سخن سرا ہے تو کیا

این ہمہ طمطراق کن فیکون
ذرۂ نیست پیش اہل جنون

تاریخ کتاب استجاب مولفہ مولانا محمد قاسم مرحوم مغفور

چاپ شد چون این گرامی نامہ — نام آور نامہ نامی نامہ
موجۂ سرچشمۂ آب حیات — در مزہ ہمشیرۂ آب نبات
جدولش غیرت دہ جوئے بہشت — سطر سطرش سرو دلجوئے بہشت
روئے کاغذ آبروئے نیکوان — خط خط رخسار محبوب جوان
نقطۂ او گوہر با آب و تاب — یا سیہ خالی بروئے آفتاب

هر گلِ مضمون گلِ باغ جنان | هر سخن رنگین گلِ خنده زبان

حرف خوبش شاهد مشکین نقاب | اندرو معنی چو مهر اندر سحاب

معنی اندر لفظ او پوشیده | همچو نور دیده اندر دیده

چونکه بود آن مرد حق مست الست | طرز گفتارش همه مستانه است

از معارف گهه حکایت میکند | واز حقایق گهه روایت میکند

گهه ز معقولات میگوید سخن | گه ز منقولات میگوید سخن

فهم بر گفتار او کمتر رسد | عاشق مست این سخن را در رسد

طبع او القصه دریایی ست ژرف | هر زمان زان می زند موج شگرف

الغرض چون این کتاب با صفا | چاپ شد از آن آن مرد خدا

دیدم او را یک دل از دست رفت | هوشم از سر همچو هوشش مست رفت

بعد یک ساعت چو دل آمد بهوش | طبع من زان حال خوش آمد بجوش

خاطر من دفع آن احوال را | حیله انگیخت فکر سال را

رفتم اندر بیشه اندیشه | خود خبر این مارا نباشد بیشه

کز لب تنجیم خضر آواز داد | که همه تشنه لبان را نفع باد

تاریخ ملاقات ملک ناصرالدین والی ایران و وکٹوریہ ملکہ ہند و انگلنڈ

چو سلطان ایران به ملک فرنگ | رسید و بفرمود لختی درنگ

خبر شد بیانوی آن سرزمین | بخدمت در آداشت سر بر زمین

کہ بسیار خوب آمدی مرحبا — کنیز توام اے تو مولا مرا

بہ بلقیسان یکے از رہ دین و داد — براہ تو اقطع قدم در نہاد

چنین یاد دارم کہ شخصے مین — بگفتا کہ اے کان گنج سخن

خموشت چو ماہی نباید نشست — بفرمائے تاریخ کین وقت ہست

بیان لحظہ کان دوست با ما بگفت — بنوک زبان گوہر راز سفت

بگفتمش از روئے دانشورے — بیکجا درآمد مہ و مشترے ۱۲

تاریخ وفات شیخ کاظم علی رئیس سہارنپور

شیخ کاظم علے امیر اجل — چون شد آماجگاہ تیر اجل

گفت دل سال عمر و سالش — بہشت برین بود جایش

تاریخ تعمیر چاہ میر احسان علی سہارنپوری

احسان علی کہ مرد کارست — والا منش و بزرگوار است

بہر لب خشک کشت زارے — در کندن چاہ کرد کارے

سوزان چو شنید وصف حالش — نو چشمۂ فیض گفت سالش

تاریخ قتل بے نظیر جہان مسماۃ نظیر جہان کہ با فساد عبد الحی نامراد از دست بیداد بانو خانہ برباد نامرادانہ جان داد

صبح دم مرغ چمن باگل نو خاستہ گفت — ناز کم کن کہ درین باغ بسے چون تو شگفت

گل بخندید کہ از راست نرنجیم و لے — ہیچ عاشق سخن تلخ بمعشوق نگفت

یاد دارم که شنید این سخن در روح نظر
همچو زلف سعید خویشتن از غم آشفت

وز دو نرگس به گل تازه فشاند آب یکی
آه سرد از دل پر درد بر آورد و بگفت

هیچگه همچو من از دست جفاے عاشق
هیچ معشوق ستمدیده بخاک و خون خفت

پیش عشاق به بد گفتن و آنهم از ناز
هیچ معشوق چو من ترک جهان و جان گفت

پیکر دیو به پیش نظر خلق همه شد
طرفه حالیکه پری از رخ و لب پرده نهفت

یاری او در دل غمزده میگفت مرا
اشک الماس صفت گوهر جان و دل سفت

گفتم آخر که تو کے رفتی ازین غمخانه
اے که جاروب غمت خانه دل پاک برفت

تا که تاریخ بگویم چه درینجا هر کس
هرچه بشنفت ز حال تو پریشان بشنفت

جان بے تن ز سر گریه و آه و زاری
قصه غصه سر کرد که جان رفت بهشت

۱۲ ۸۴

تاریخ قتل لارڈ میو صاحب بهادر لارڈ میو وزیر ممالک

لارڈ میو وزیر ممالک
در هر کار که راے متین زد

در دل خلق جهان شد جایش
نقشے نقش نگه به نگین زد

وره شیر علی خان بر وے
ناگه همچون شیر عرین زد

از سر ملک وجودش در روم
بانگ رحلت جان حزین زد

هاتف غیبی سالش گفتا
شیر قضایش پنجه کین زد

تاریخ وفات مولانا مولوی محمد قاسم رحمه الله علیه

چشمه فیض محمد قاسم
رفت و زین چه فزون تر باشد

جیب جان را بغمش چاک کنم ہمچو گل دستہ ستم گر باشد
اے فلک آن شہ ملک دین را در زمین بالش و بستر باشد
اندرین منزل غم چشمے نیست کہ نہ از اشک غمش تر باشد
ہر چہ در بحر و بر ست از حیوان گرم فریاد مکدر باشد
ہر چہ او داشت بدل نور و صفا کے نصیب در و گوہر باشد
ہر چہ اندر دل او بود از علم عالمان را نہ میسر باشد
از ہمین مردم دیدار آرے رونق دین پیمبر باشد
فکر تاریخ ہمی کردم تا یادگار از من مضطر باشد
کہ خضر از لب دریا گفتا ہمدم ساقی کوثر باشد
۱۲۹۷

تاریخ وفات مولانا مولوی محمد قاسم مرحوم مغفور

صوفی و فاضل بے مثل محمد قاسم صاحب ہمت و صاحب دل و صاحب اقبال
وہ جو کیا ہی کہ گئے گلشن جنت کی طرف پڑ گیا تھا کہیں عقبیٰ میں مگر قحط رجال
خوش نہ آئی تیری اے چرخ بریں حرکت خوش نہ آئی تیری اے گردش دوران چال
حیف کس لو کے گل تازہ کو برباد کیا حیف کس بلبل خوشخوان کو کیا بے پر و بال
جب کیا دفن عجب حال نظر آتا تھا کہ جسے دیکھتے تھے تھا وہ گرفتار ملال
کوئی دامن سے کہیں پونچھتا تھا آنکھیں آنسوؤں سے کہیں کرتا تھا کوئی رومال
کسی کو جوش غم و رنج میں تھا استغراق کسی کو کثرت اندوہ میں تھا اضمحلال

ہم ہی ہو جیو تھی سوزان نے یہ تاریخ گرم	طرز موزون پیدا ہی جب بصد اندوہ ملال
دست بیداد اجل سے ہو گئے مین ہر دو پا	صدق و اسلام و ورع فضل و کرم حال و قال

تاریخ ولادت راجہ مہندر سنگہ والی پٹیالہ کے بیٹے

اختر اوج سعادت طالع ہوا

راجہ صاحب کے ہوا ہے بیٹا	رخ سے اقبال کے آثار عیان
رات اوس روز دوالی کی جو تہی	ہوئی تاریخ چراغ کیہان

ولہ

دیکہا شب کو سوئی شبستان جہان	تہا عالم نور سر بسر کون و مکان
وہ رات کہ دلفریب تہی سر تا سر	مانند شب سیاہ زلف جانان
وہ رات کہ فرط نور مین ہر ذرہ	کرتا تہا دعوی انا الشمس عیان
مین نے سوچا کہ ہے دوالی کی رات	ہونگے یہ چراغ ہر طرف نور فشان
دل نے اوسوقت مجہسے جہلکر یہ کہا	تو نے مجہکو جلا دیا اے سوزان
ہے جشن و چراغ بادشہ کا یہ نور	ورنہ یہ روشنی چراغو مین کہان
وہ نور نگاہ پردہ پنہان سے	مانند نگہہ ہوا ہے زیب عیان
مین سنکے یہ مژدہ اسطرح ہنسنے لگا	ہنستی ہے جسطرح سے شمع سوزان
عرصہ گذرا اسیطرح ہنستے ہوئے	اور دم کی خوشی کا ہو سکے کس سے بیان
دل لذت عیش مین الگ بیخود تہا	مین ذوق نشاط مین جدا محو جہان

جب عرصہ کے بعد کچھ افاقہ سا ہوا
دل نے مجھسے کہا کہ یہ وقت ہے ہاں

جاتی ہے مدتوں کی کلفت دم میں
سوزان اے شاعر سخن فہم زماں

کوئی تاریخ کرم ایسی کہہ دے
جس سے طبع حسود جلکر ہو دھواں

پہلے سے بھی اپنے ویسے میں کہنے لگا
اے واقف راز آشکار او نہان

ہے باعث روشنی گیہان چراغ
اس کی تاریخ ہے چراغ گیہان

تاریخ وفات نواب ملک محمد خان رئیس سہارنپور

گیا دنیا سے جب وہ مرد دیندار
کہ جس کا شہرہ جود و سخا ہے

کہی سوزان نے حسب حال تاریخ
کہ اپنے وقت کا حاتم مرا ہے

کلام سید

یگانہ آفاق حکیم محمد اسحاق سہارنپوری

شکر ایزد کہ کلام سوزان
مدتی طبع در آمد چون جان

وقت آن شد کہ طرب ساز کنم
سیر ہفت فلک ناز کنم

وقت آنست کہ اعدا بسوزند
ہمہ اہل طرب از سر گیرند

مست صہبای سخن ای محمود
در رفتی ز طریق مقصود

سال اتمام فزایش کردی
در سخن وقت بہارست بجری

چون بر آمد ز زبانم این راز
طبع من کرد دو شکر و نیاز

گز سر ظلم گر دل عیسی
گفت سالش کہ کلام غمزدہ

تاریخ شیوا بیان محمود خان پسر نواب محمد یوسف خان

جبکہ محمود یہ دیوان چھپا	جسمین ہین سر محبت مکتوم
مین نے فی الفور بصد بہجت	کہی تاریخ مبارک منظوم

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع ادق منشی محمد فضل حق صاحب متخلص بہ تمکین

چھپا ہے اسدنون دیوان سخن دانِ یدِ کامل	مگر اس رنگ سے ہر کا ہے شعلہ سوز پنہان کا
بہار حسن معنی کیون نہ ہو زینت بخش عالم ہو	زمین شعر مین نقشہ جمالیہ گلستان کا
پریشانِ خاطر جمعیت باطن کا مژدہ ہو	کہ یہہ مجموعہ اک مجموعہ ہے لفظ پریشان کا
معارف کو بھی لذت ہو اس دیوان کو دیکھے	کہ ایک ایک نقطہ ہر کا قطرہ ہے دریا عرفان کا
حقیقت جلوہ گر ہے پردہ نظم مجازی سے	نمایان ہے در دیوار سے عالم بیابان کا
طلوع آفتاب عشق ہوئی اسکو کہتے ہین	گمان ہوتا ہے ایک ایک صفحہ پر صد شرقان کا
بیان رنگ ہو مین مستتر ہے شاہد وحدت	نہین دیوان گو یا حجرہ ہے یوسف کے زندان کا
سجا ہے گر مضامین درد آگین اور رنگین ہو	نتیجہ ہے مگر فکر دل خونابہ افشان کا
مجھے از بس تردد تھا کہ کیا تاریخ ہو اسکی	کہا تمکین نے کہدی مونہ داغ سوزان کا

اعلان

واضح ہو کہ حق تالیف اس دیوان کا مولوی محمد سعید صاحب مالک مطبع کو دوام کے لیے ہبہ کر دیا کوئی صاحب بغیر اجازت انکی طبع نفرمائین اور نیز یہہ دیوان داخل بہی خاص سرکار ہے فقط العبد حسیب الدین احمد سوزان

مطبع انصاری دہلی مین عبد الرزاق بیگ کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

تتمہ قطعات تاریخ طبع

تاریخ طبع دیوان سوزان محمد یاور علی یاور تخلص کانپوری

کلام سوزان میں جو ہے خوبی کسیکو حق نے کب ایسی بخشی
صفا ہر یک شعر ہے کس بلا کی ہے نظم گویا کہ عقد پروین
جو اسکو دیکھا کمال خوش ہو سنین ہجری ہوئے ہیں روشن
ورق ورق بھی برنگ گلشن دکھا رہے ہیں گل مضامین

ایضاً

سوزان سخنور نے دیوان جو ہے لکھا — چرچا ہے زمانہ میں ہر ایک جگہ جسکا
تاریخ جو کہنے کا کچھ مجھکو خیال آیا — دو سال ہوئے ہجری اسطرح مجھے پیدا
جس سب کو بھی دیکھو خوبی ہے جدا اسکی — کس طور کہے یاور توصیف بلا اوسکی

صحت نامہ دیوان سوزان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۰	روح نفسانی قوۃ حیوانی	قوۃ ملکیہ و قوۃ بہیمیہ
۳	۵	مضطر	دل مضطر
۵	۸	کے در	بے در
۵	۸	سائیان	سائبان
۱۲	۱۵	شمع	وضع شمع

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۷	سرویا	سرو پا
۱۶	۴	بیونگا	پیونگا
۱۶	۱۳	رکہیتے	رکہتے ہو
۳۷	۸	ایدل	دل اے
۳۹	۱۵	اژدہام	اژدحام
۴۰	۱	کیجیے	کیجئی
۴۲	۹	لبتک	لب اب تک
۵۳	۳	بجای	بچای
"	"	اہ	ماہ
"	۱۳	لکہتا ہے	لگتا ہے
۵۵	۴	در	ڈر
۶۰	[illegible]	ہلین	بلین
۶۸	[illegible]	ہاہتہ	بابہ
[illegible]	۱۲	اوسسے	اوسنی
۷۴	۸	ثا	تا
۷۶	۲	رصوان	رضوان
۷۷	۴	طبع	طبع
۷۸	۱۱	نقطہ و	نقطہ او

بتصحیح میر عبداللہ سلمہ اللہ الہادی